حصۂ اوّل

گلشن شہرت

معروف بہ

آئینہ مسمیرزم

اس کتاب کو مجھ ہیچمدان حکیم خواجۂ اسد علی خاں ابن خواجہ محمد علی خاں صاحب مرحوم نے ایک عرصہ کی محنت اور بہت سے تجربوں کے بعد بفرمایش مشفقی مکرمی جناب رای بھوانی پرشاد صاحب رئیس دہلی تیار کرکے اس کتاب کو دو حصوں پر منقسم کیا۔ پہلے حصہ کا نام گلشن شہرت رکھا جسمیں مسمیرزم کے اصل حالات مع تصاویر درج ہیں اور دوسرے حصہ کا نام آئینہ فرامشن ہے جس میں کل حالات فرامشن کے صحیح صحیح درج ہیں جس کے حالات تصاویر اور اصل کتاب کے دیکھنے سے واضح ہونگے

بفرمایش مالک مطبع

مطبع رای بھوانی پرشاد میں مقام دہلی باہتمام کارپردازان مطبع طبع ہوا

تعداد طبع ۶۰۰

قیمت مع محصول ایک روپیہ

عقدہ کشائے مشکلات عظیم بنام بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد کہ ہیچ زبان ژولیدہ بیان خاکسار سراپا انکسار امیدوار رحمت پروردگار خوشہ چین خرمن اطبا حکیم خواجہ اسد علی ابن خواجہ محمد علیخاں صاحب مرحوم متوطن قدیم شہر شاہجہاں آباد حال وارد جبیپور خدمت میں شایقین علم توجہ ور ناظرین تاثیر الالفاظ کی عرض رسا ہے کہ اِس کمترین کو بعد تحصیل علم ضروری یہ شوق دامنگیر ہوا۔ کہ علم طب شریف ہے اور نیز پیشۂ شرفا قدیم ہے۔ اور مصداق حدیث شریف ہے کہ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اُسکی تحصیل میں جسقدر کوشش کیجائے بہتر ہے چنانچہ کمترین بتقاضائے شوق علم طب بعہد معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ دہلی ۱۲۵۰ھ ہجری میں بمقام قصبۂ جھجر بخدمت سراپا افادت فلاطون زمان وحید عصر بقراط دوران حکیم نصر اللہ خاں صاحب کے پہنچکر بہرہ یاب علم حکمت کا ہوا۔ اور ایک عرصہ تک شرف ملازمت سے مستفید رہا۔ بعد ازآں ۱۲۹۵ھ ہجری میں شیخ نصیر الدین صاحب ناظم قصبۂ ہنڈون نے معالجہ کے بلایا۔

تصویر ملاقات قاضی اکرام الدین صاحب اور مصنف

جب قاضی اکرام الدین صاحب سے شرف دیدار حاصل ہوا تو انکو اس
علم توجہ میں جسکو انگریزی میں مسمریزم کہتے ہیں نہایت کامل پایا۔ حسب استدعا
اس عاصی کے اپنی نظر توجہ سے اس خاکسار کو بھی فیضیاب کیا۔ اور اس
فن کے تمام دقایق سے کما حقہ آگاہ کیا۔ اور چند کتابیں اس فن کی عنایت
فرمائیں۔ سحر الحلال کا خلاصہ ایک حکیم صاحب نے شہر لکھنؤ میں لکھکر نام
اسکا تاثیر الانظار مشتہر کیا ہے۔ اور قرار واقعی عامل اور معمول کے جھگڑوں سے
لکھکر کتاب کو بھر دیا ہے۔ حالانکہ گزوٹ صاحب کی پیشین گوئیاں بھی بطور
قصہ کے بیان کیں ہیں۔ اس خاکسار کو انکی تجربہ کاری پر تعجب یہ آتا ہے
کہ خود عامل و معمول کا قصہ نہایت طوالت سے لکھتے ہیں۔ اور گزوٹ صاحب
وغیرہ کی پیشین گوئی کا حال بھی بیان فرماتے ہیں۔ اور اپنے تجربہ کا کوئی حال رقم
نہیں کرتے۔ اور یہ بھی نہیں لکھتے کہ صاحب موصوف کا کوئی معمول تھا یا وہ کسی کے
معمول تھے۔ اور فقیر بھی اس عمل مسمریزم کے شوق میں شہر در شہر پھرا۔ اور بہت سی

اوقات بسر کی لیکن کوئی مثل قاضی صاحب موصوف کے نہیں پایا۔ چونکہ شہر پیرس
دار السلطنت فرانس میں ایک میرے دوست تھے اُنھوں نے مجکو لکھا کہ یہاں
بڑے اچھے اچھے ذی کمال اس فن کے ہیں پھر تو اس عاصی نے جو جو قاعدے
دریافت کرنے تھے خطوں کے ذریعہ سے دریافت کئے تو موافق تعلیم و تحریر اُستاد
کے سب درست پائے۔ لیکن یہاں پر جو دیکھا گیا تو بہت لوگ محض بے اصول
اُسپر عمل کرتے ہیں۔ اور وجہ لطائف سے محروم ہیں پس بنظر فوائد عام و نیز حسب استدعا
چند احباب کے اس خاکسار نے اُسکے اصول کو مطابق تحقیقات حکماے سابق و حکماء
فرانس اور کتب معتبرہ متقدمین اور تعلیم اُستاد کے مرتب کرکے دو حصوں پر منقسم
کیا۔ اور نام حصہ اول کا **گلشن شہرت** معروف بہ آئینہ مسمریزم اور حصہ دوم کا
آئینہ فرامشن رکھکر اس کتاب کو دس ترکیب اور بیس تجربے پر ختم کیا۔
اب اُمید ارباب بصیرت سے یہ ہے کہ اگر کسی جا سہو و خطا دیکھیں دامن عفو سے
چھپائیں **شعر** اُمید ہست زبینندگان عالی شان + کہ ستر عیب دریں نگاہ شان +
اب جاننا چاہئے کہ اس علم میں بہت لوگوں نے تحقیقات کی ہے اور اُسکی
خاص تاریخ بھی لکھے ہیں اور بامراد ہوئے ہیں لیکن جن لوگوں کو اُس سے مذاق
نہیں ہے اور فہم عالی کو ترقی نہیں دیتے اُنھوں نے اکثر اعتراضات بھی کئے
ہیں کہ وہ بالکل بے اصل اور ہیچ ہیں لیکن واقفان اسرار معانی اور کاملین حقائق
نکتہ دانی اس فن نے اپنی اپنی کتابوں میں بہت شدومد کے ساتھ جواب
شافی وکافی دیئے ہیں کہ جسکی اعادہ کی ضرورت نہیں لیکن جن لوگوں نے مقناطیس
حیوانی کی تاثیرات کا مشاہدہ کیا ہے اُنکے نزدیک اُس کا حال آفتاب نصف النہار
سے زیادہ روشن ہے۔ قیاس اور دلیل سے نتیجہ اُسکا حاصل نہیں ہوتا جو شخص
مطابق قواعد و طریق کل کے عمل میں لائیگا۔ تاثیرات اور حالات اُسکے برای العین

معائنہ کریگا - چونکہ اس علم کی بحث بہت وسیع اور اسکی فروع بہت کثیر اور مختلف ہیں عقلمندوں اور دانشمندوں کی طبیعت میں راست بات کے تحقیق کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے خصوصاً ایسی بات کو جو متعجب معلوم ہوتی ہے بلا تامل اور خوض کے قبول نہیں کرتے چنانچہ ہر علم کی بحث میں یہ بات بہت ضروری ہے کہ محققین تہ دل سے امر راست اور حق کی تحقیق میں کوشش کریں اور بعض قواعد عام کو جو تحقیقات ہر علم میں مسلم پائے جاتے ہیں تسلیم کریں اسواسطے کہ موضوع ہر علم کا اس علم میں مسلم ہوتا ہے اگر یہ بات معلوم نہیں ہے تو بحث علمی میں دخل دینا لاحاصل ہے - اور بعض اطبار ایسے ہوتے ہیں کہ اگرچہ شہادت قابل قبول کرنے کے واقع ہو لیکن وہ ایسی باتیں جو درحقیقت صحیح نہیں رد کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں لغو اور ناممکن اور قابل اعتقاد نہیں ہیں یا وجہ ثبوت اُنکا نہیں معلوم ہوتا کہ یہ امر کیوں واقع ہوئے ہیں یا جو خیالات کسی علم سے اُنکے ذہن نشین ہوئے ہیں تاثیرات اُنکی ضد معلوم ہوتی ہیں یا جو باتیں ہم کو اپنے مذہب کی رو سے مسلم معلوم ہوتی ہیں اُنکے نتائج اُنسے تباین کلی رکھتے ہیں اور سراسر خلاف ہیں - لیکن حال یہ ہے - کہ جوں جوں زمانہ گزرجاتا ہے انسان کے نہایت سخت تعصبات اور تعجبات خصوصاً اُن امور کی نسبت کہ دراصل صحیح ہیں - رفتہ رفتہ زائل ہوتی جاتی ہیں اور جسقدر زیادہ واقع ہوتی جائیں گی رفع اشتباہ اور موجب یقین وجود اُن آثار کا متصور ہوتا جائیگا - چنانچہ جیسے پہلے ریل اور تار اور چھاپہ کو رواج نہیں ہوا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ پہلے ایسی چیزیں طبیبوں نے تجویز کی تھیں مگر بادشاہوں نے منظور نہیں کیں - تو اُس پر کہتے تھے کہ غلط اور دروغ ہے ایسا نہیں ہوتا عقل سے باہر ہے - اب جو سرکار انگریزی نے رواج دیا اور کام لینا شروع کیا بعد اسکے آثار نمایاں ہوئے تو سب کو تسلیم کرنا پڑا - پس ایسا ہی حال اُن لوگوں کا ہوگا جو توجہ

مقناطیس حیوانی کے باب میں بحث کرتے ہیں جسقدر زمانہ گزرتا جائیگا لوگوں کو
اُن باتوں کی صحت کا یقین آتا جائیگا - اور جناب خواجہ میر درد صاحب نے
خوب فرمایا ہے - رباعی آیا جو وجود میں سو معدوم ہوا - بے فہمی تھی جو کچھ
مفہوم ہوا + سمجھے اتنا کہ کچھ نہ سمجھے افسوس - معلوم ہوا کہ کچھ نہ معلوم ہوا +
اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ معمول مکار ہوتے ہیں اور کسی طمع اور لالچ سے اثر نمایاں
کر لیتے ہیں اور دیکھنے والوں کی سمجھ میں مکر اُنکا نہیں آتا ہے +

جواب

بہت سی حرکتیں ایسی ہیں کہ وہ مصنوعی نہیں ہو سکتی ہیں مثلاً دست و پا کا سرد
ہو جانا اور نبض کا تیز چلنا اور حالت تیزی میں رفتار کا کم ہو جانا اور پتلی کا
قائم ہو جانا - انداز چہرہ کا نورانی ہو جانا +

سوال

یہ بچوں اور ڈرپوک عورتوں کو جیسا سکھا دیتے ہیں ویسا ہی وہ کہتے ہیں +

جواب

بھلا یہ بات سکھانے سے کیونکر ہو سکتی ہے کہ نابینا رنگ کپڑے کا بتا لے اور
بے علم کا عربی اور فارسی اور انگریزی میں جواب دینا اور لکنت زبان کی جاتی رہی
دوسرے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو لوگ جملہ معاملات میں راستباز اور ایماندار
سمجھے جاتے ہیں اُنکو فقط اِس معاملہ میں مکار سمجھنا کہ اس عمل کے آثار عجیب ہوتے
ہیں خلاف انصاف ہے اگر ہم اُن آثاروں کی وجہ نہ سمجھیں یا اپنے ذہن میں
اُنکا واقع ہونا ناممکن گزرانیں اور اسواسطے عاملان ایماندار کو مکار بنا دیں تو یہ امر
بہت بیجا ہے لیکن اُن صاحبوں پر تہمت فریب کی لگانا جنکو ہم جانتے ہیں کہ
اُنپر الزام نہیں لگ سکتا نہایت ناانصفی اور ظلم اور بد اخلاقی میں داخل ہے +

جواب دیگر

جو زخم یا پھوڑا سر پر ہو توجہ کے زور سے پیٹ پر آسکتا ہے اور لکنت زبان کی جاسکتی ہے اور بخار جاڑے کا آئینہ میں اُتر سکتا ہے اور شیشہ میں رنگ معلوم ہوتا ہے اور بیمار صورت بتاتا ہے - یہ بات مصنوعی کیونکر ہو سکتی ہے - اور بیمار کیونکر کہتا ہے کہ بخار کی صورت ہاتھی یا دیو کی ہے ÷

جواب دیگر

حالت آنکھ کی متغیر ہونا اور غیر آواز کا سوائے عامل کی آواز کے شنائی نہ دینا اور تکلیف کا بالکل چشم پر اثر ہونا اور انداز چہرہ کا نورانی ہونا اور علاوہ اسکے اور بہت سے اثر اس عمل کے ایسے ہیں کہ دیدہ و دانستہ کوئی بنا نہیں سکتا اور یہ بندہ ایسے اثر پیدا کر سکتا ہے اور صاحب اعتراضوں سے کرا سکتا ہے پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ عاملوں اور معمولوں سے پردۂ دغا بازی کا گمان کیا جائے اور بعض آثار ایسے نمایاں ہوتے ہیں کہ نہ اُنکے نمایاں کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور نہ اُنکے پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے کہ عامل اور معمول دونوں اُسے دیکھکر حیران ہوتے ہیں

تصویر حیرانی بوقت تنہائی عامل و معمول

ہاتف غیب سے یکایک آئی یہ ندا - اس کو لکھدے کہ ہووے خلق خدا کو نفع - فیض ہو جسکو دعا سے وہ کرے تجکو یاد - اور اُسکے صواب سے روح تیری ہووے شاد - پھر بیٹھا ہاتھ میں لے دوات و قلم - دل نے کہا لکھ نہ ہو ایک حرف زائد نہ ہو ایک کم + اور تجربہ سے جو تیرے گیا ہو گزر - بس لکھ کتاب میں تو اُسکی خبر +

لہذا یہ مکتوبین بباعث تقریب شادی میر برکت علی ابن میر غلام جیلانی صاحب مرحوم جو ہمشیرزادہ اس مکتوبین کا ہے ۱۳۰۶ھ ہجری میں دہلی میں آیا - اور رلے بھوانی پرشاد صاحب سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے فرمایا کہ اکثر جناب کا ذکر سنا کرتے ہیں اور کبھی کبھی اخبار میں بھی نظر سے گزرتا ہے کہ آپکو علم مقناطیسی میں بھی خوب دخل ہے اور کچھ تجربے بھی آپنے جمع کئے ہیں غرض میری یہ عرض ہے کہ اگر آپ اُنکو عنایت فرمائیں تو میں اپنے مطبع میں چھپوا کر شائع کروں - چونکہ آپ کے تجربے کئے ہوئے نہایت عمدہ ہیں اور بندہ کو اسکا کمال شوق ہے یقین ہے کہ خلق خدا کو بہت نفع ہوگا اور آپکو اسکے عوض میں خدا ثواب عظیم عنایت کریگا - زائد غرض بندہ کی یہ ہے کہ دیگر عاملان ماضی و حال نے اپنی کتاب میں دوسروں کا ذکر کیا ہے اور اپنے تجربے کا حال نہیں لکھا اور آپنے پہلے تجربہ کر لئے ہیں بعد میں لکھا ہے - دوسرے یہ کہ اخباروں میں حال کے پیشین گویوں نے پیشین گوئیاں کر کے درج کرائی ہیں اور جناب نے بذریعہ معمول منیر قمر کے جو جواب درج اخبار کرائے اُس سے تشفی دل ہر خاص و عام کی ہوئی دیکھا تو راست گوئی منیر قمر کی لاکلام ہے میں نے کہا کہ یہ بندہ خاکسار سراپا انکسار خوشہ چین عاملان سابق و حال سراپا جاہل مطلق کی در نعت ہجو فرماتے ہیں

جواب

جسکو خالق اکبر کچھ جوہر عطا فرماتا ہے وہ اپنے آپ کو یوں ہی چھپایا کرتا ہے آپکا

حال تو اظہر من الشمس ہے - روشنی روشنوں کی کب ہوتی ہے ماند - کہیں
خاک ڈالے سے چھپتا ہے چاند - دوسری عرض یہ ہے کہ میں کتاب مع تصویر
بر مکان نشست عامل و معمول ہر موقع پر کھنچوا کر چھاپوں کہ پہلے کسی نے یوں
نہیں چھاپی - شاید یقین عمل کو اُستاد کی حاجت کم ہو - جب میں نے عرض کیا
کہ پرچہ پرچہ علیحدہ ہیں خدمت جناب میں پیش کرونگا - لالہ صاحب مکور نے
ایک کاتب نوعمر سبزہ آغاز نواب مرزا فرزند منشی **محمد عبد الغفور** مالک مطبع ستارہ ہند
دہلی کہ کام کا کامل ہوش و عقل تا سالم واسطے صاف کرنے مسودے کے عنایت کیا کہ
جلد صاف کر کے لاؤ - اور محمد ابراہیم صاحب نقشہ نویس شہرہ عام کو واسطے
نقشہ اور تصویر کے دیکر کہا کہ ہر موقع کے موافق ہو - خوبصورت ہو نا کسی طور پر
خیال اُجرت اسمیں نہو - اگر دیکھے مانی تو کہے واہ واہ - دو چار مسودہ جو مرزا مذکور
نے صاف کئے - اور تجربے جو اُس کے قیاس سے باہر نظر آئے ضبط نہو سکا نو عمر
تھے کچھ دیکھا نہ تھا - ہم جلیسوں میں جا کر مذکور کیا - سب کو اشتیاق ملاقات کا
کمال ہوا +

تصویر آنا ملاقات کے واسطے دہلی میں اُن صاحبوں کا جن کے
نام ذیل میں درج ہیں

ایک مولوی مرزا محمد بیگ کاپی نویس مطبع مجتبائی دہلی و حافظ مرزا محمد شفیع اور عبدالرحمن صاحب اور محمد حسین صاحب نوعمر میانہ قد سر گول چہرہ سڈول آنکھ رسیلی ناک ستواں - باریک لب - گورا رنگ اُس میں سُرخی کی چمک سبزہ آغاز - پُرناز مزاج میں جوانی کی حرارت بشکل انسان - خوبصورت عمل کے قابل ایسے جلد مزاج مع شیرینی کے تشریف لائے - اس عاصی نے چند در چند عذر کئے مگر اُنکے خیال میں کب آتا تھا کہ شام تک شیرینی دھری رہی جب دل میں آیا یہ خیال کہ اس نازنین پر نزاکت ہے کمال - نزاکت کا اُس نازنیں کی کروں کیا بیاں - کہ قاصر ہے اس جا قلم کی زباں - یہی خوبصورت شکل انسان - جب ہوگا نور حق تو ہوگا صورت غلمان - میرا دل کرنے لگیگا محبت خوب عمل ہونے لگیگا خوبصورت - اگر کوئی کسی بات پر کریگا حجت - جواب دیگا یہ اور تجھکو ملیگی فرصت - دوسرے عمل میں گئی اسکی زبان کی لکنت - تجربہ کا تجربہ ہوا اور شہرت کی شہرت - تیسرے یہ کرتا ہے پیشۂ عطاری - خوب مریضوں کا ہو کام اِس سے جاری - اور معمولوں کو ہوتی تھی دقت بھاری - یہ خوب جانتا ہے دوائیں ساری - نسخہ لکھوائیگا نہ ہرگز بھاری - جانتا ہے قیمت دواؤں کی ساری - اُنکو نسخہ ہوگا اسکا ایسا کاری - ایک دن میں جاتی رہیگی بیمار کی بیماری یہ رجوع کریگا خلقت ساری - کیونکہ خوب جانتا ہے دُکانداری - جہان میں یہ فیض رہیگا آپ کا جاری - شفا ہو مریض کو - صواب دے ہمکو جناب باری یہ خیال کرکے فاتحہ دے شیرینی بٹوا کر محمد حسین کو حسب قاعدہ عمل پر بٹھایا - ہاتھ میں ہاتھ لئے تو نرمی پائی اور دل سے دل کو دیکھا تو گرمی پائی - خدا کے نور کی نہ اُٹھا سکا طاقت - ایک منٹ میں ہوگئی اُسکو غفلت - دو دفعہ اُٹھا اور ایک منٹ میں گرا - اُن سے کہا یہ نازنیں ہے نازک مزاج - کل عمل خوب ہوگا اسکو

اُٹھا لو آج + چھوڑ دیا مُنہ کھڑے ہوئے اور عبدالرحمٰن کو بُلایا اُسی وقت فی الحال نظر آیا
وہ خوبصورت صاحبِ جمال - مثل ہلال ابروے خمدار - نرگسی چشم ظالم خماردار
رخِ گلگلوں پر ہے سُرخی کی بہار - سبزہ رنگ پر ہے خط سبزہ کا اُبھار - بینی ستواں
اور بلند اور دندان الماس کی مانند - سُرخی لب یاقوت سے دوچند - غرض
ہر بات ہے اُسکی ہے دل پسند - حرکتیں ہیں ساری اُسکی معشوقانہ ستم یہ ہے
ہر بات میں ظالم کا مسکرانہ سارا بدن گول - قد میانہ - غرض سارا انداز ہے معشوقا
بلا کر بٹھایا جو عمل پر خیال آیا یہ میرے دلپر ایک سے ایک زانہ ہوگا دوچند - ایک
پہاڑ ٹیکا آسمان دوسرا لگا ئیگا پیوند - اگر یہ تیار ہوئے دونو بشر لاجواب ہوجائینگے
قصہ مختصر - ایک سے ایک زیادہ ہوگا انتخاب - ایک رستم تو دوسرا افراسیاب
ایک چھری ہے تو دوسرا خنجر - ایک کاٹے گلا تو دوسرا چیرے جگر - ایک ہے شاہین
تو دوسرا ہے شیر ببر - بچینگے کیونکر اور بچا ئینگے جان کیونکر - ایک تقریر کر کے
کرتا ہے تسخیر دوسرا اچھالتا ہے دکھا زلف کی زنجیر - ایک ہیگا شیر تو دوسرا اژدر
ملکے گھس جا ئینگے یہ تہ کے اندر - ایک کریگا بدہضمی دیگا دوسرا نکال حال شکم
دونو بتا دینگے فی الحال - اگر تیار ہوئے یہ دونو بشر لاجواب ہوجا ئینگے قصہ مختصر
روبرو دوزانو بٹھا کر نظر سے نظر ملا کر عمل کرنا شروع کیا - چار منٹ میں عمل نے
ظہور کیا - گرا زمین پر چار منٹ میں اُٹھایا پھر عمل کیا تو موافق سابق کے گرا - اور
نورِ حق چہرہ پر نمودار رہا تو ایک نے کیا یہ بیان - پری ہے یا صورتِ انسان - دوسرے
نے کہا حور ہے یا غلمان ہے - نورِ حق کا یہ تو عبدالرحمٰن ہے - اُسکو بھی کل پر
چھوڑ دیا - دوسرے روز طلب کی تو ہوا انکاری - شدت گرمی کی ہے مجکو بھاری
گیس دوائیں بندہ نے بہت سی کھا رہی - پر نہ گئی دل سے گرمی نظر تمہاری - درد سر
ہے اور بدن ہے بھاری سستی کے سبب ہو نہیں سکتی دکانداری ؀

جواب

بھلا سوچو تو دو نوالے زیادہ کھانے سے سستی بدن اور گرمی ہوتی ہے۔ یہ تو نور حق
کا ظہور ہے۔ اگر گرمی ہو تو کیا مضائقہ ہے +
دوسرے اگر کوئی عمل پڑھتا ہے تو موکل چھڑانے کے واسطے کیا کیا حیران کرتے ہیں
گھبراؤ مت دل کو قیام دو۔ چار دن میں عادی ہو جاؤ گے۔ مگر نہ مانا تو معلوم ہوا
کہ وقت عمل کے دل تمہارا گوشہ مشرق میں تھا۔ اور اب گوشہ شرق اور جنوب
میں ہے۔ اب میں حال دل کا اور تصویر دل اور ہر دو معمول زود اثر کی لکھتا ہوں

مشرق۔ جب دل اس حصہ میں آتا ہے نیک
افعال کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور
لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے +

شمال میں جب دل جاتا ہے سخاوت اور
... کی طرف خواہش ہوتی ہے

تصویر معمول زود اثر کی
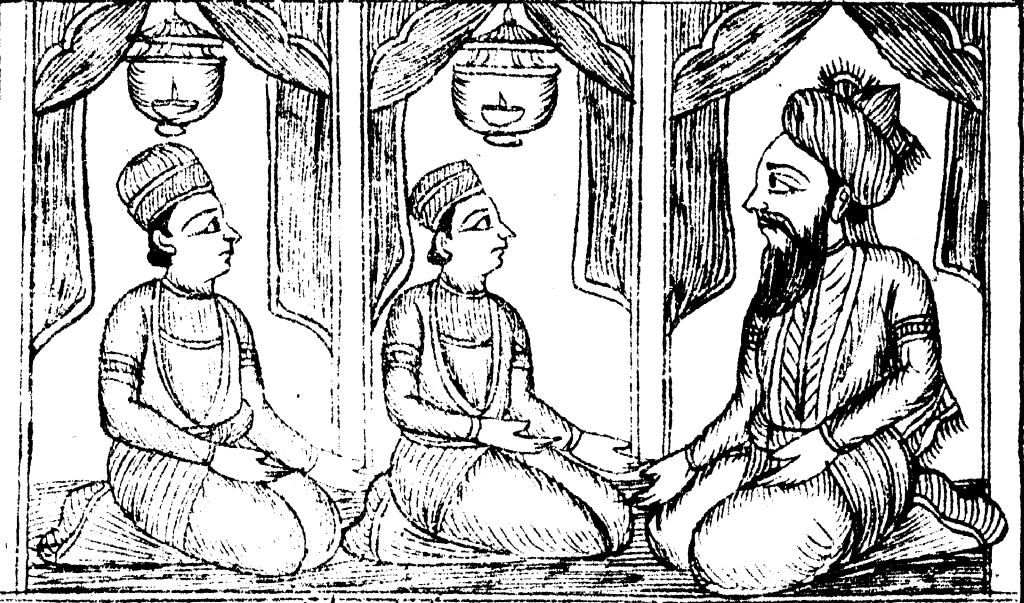
اب حال مکان عمل کا لکھتا ہوں

شرطین مکان کے واسطے یہ ہین

جس مکان میں عمل کریں اُس میں کسی طرح کی آواز نہ آئی - بلکہ کھٹکا بھی نہو - اور اندھیرے اور سورج کی چمک بھی نہو - اور عامل معمول کے پاس کپڑا بھی کلف دار نہو کیونکہ اُس سے خیال پراگندہ ہوگا - اثر میں فرق آیگا - اور مکان خوشبو سے معطر ہونا چاہیئے - اور مکان ہوادار ہو اور معمول کے بٹھالنے کا رُخ قطب کی جانب ہو کہ سر قطبین سے ملالے - اور قطب نما سے دیکھ لیں - اور کوئی ہوا کا آلہ بھی ضرور ہے مگر روشن نہو - اور میری عقل ناقص میں جیسا مکان لازم ہے ویسا اجمیر شریف میں اناساگر متصل چلہ خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے اور زیر چلہ سالار غازی صاحب کے فدوی نے بنوایا ہے اور دو حوض اسواسطے بنوائے کہ معمول کو بہت گرمی ہوتی ہے نہاکر ہٹاویں - اور دوسرا واسطے پانی بہنے کے کہ وہ ابھی ناتمام ہے اور حقیقت میں جو معمول اُسمیں بٹھایا تو اثر بہت جلد ہوا اور جو صاحب اِس علم کا شوق کریں وہ دیکھیں کہ اُس مکان میں اثر بہت جلد ہوگی

ہوگا - واسطے آبادی مکان کے مہتمم محبوب علی شاہ متوسلم کو رکھدیا اور بعد اسکے
بندہ کے فقیر مذکور کے بطمع نفسانی لوگوں سے بیان کیا کہ مکان میں اور بنواتا
ہوں اور یہ بھی میں نے بنوایا ہے - کچھ خرچ کی ضرورت ہے عنایت کرو - اور
عورتوں کو فریب دیکر خوب روپیہ تحصیل کیا - قضا کار کوئی صاحب کہ جنہوں
نے واسطے مکان کے روپیہ دیے تھے وہاں پر جانکلے - اور پیشانی مکان پر
یہ کندہ کیا ہوا دیکھا برائے جلسہ و توجہ معمول خواجہ حکیم اسد علی صاحب
سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں تیار کروایا - جب صاحب مذکور نے کہا کہ روپے تو نے
ہم سے لئے اور یہ مکان خواجہ حکیم اسد علی صاحب نے بنوایا ہے تو روپیہ
فریب سے کھا گیا تو شرمندہ ہوا کچھ نہ بن آیا تو جی میں خیال کیا کہ دوسرا بھی یوں
ہی لعنت ملامت کریگا اس کندہ کو توڑ ڈالو کہ یہ نام و نشان جاتا رہے +
کوتہ اندیش یہ نہ سمجھا کہ ہزارہا آدمیوں کو اسکے دیکھنے سے فیض ہوگا - اور
ترکیب دیکھینگے اور کرینگے تو علم کو ترقی ہوگی - اور بے کتبے مکان کیونکر معلوم
ہوگا کہ کسواسطے یہ مکان مرتب ہوا تھا - توڑ ڈالا - اسواسطے تصویر مکان
ضرور ہوئی لازم پڑی کہ شوقین تلاش کرکے اس مکان کو دیکھ لینگے +

تصویر مکان توجہ

اور حال میز یعنی تپائی کا اور میز جو دل کا حال ہر شخص کا لکھتی ہے اور
جو معمول کے ہاتھ پر رکھکر دریافت کیا جاتا ہے - اور ہاتھ میں دو گڑیاں لیکر
عمل ہوتا ہے ترکیب بنانے اور کرنے کی حصہ دوم میں لکھونگا کہ میرے تجربے
سے جو گزرا ہے اُسکا حال لکھنا لازم ہے - اور کرسٹل کا بیان اُستادان سابق
نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے لیکن عاصی کو نہ کرسٹل دستیاب ہوا اور نہ تجربہ
ہوا - اِسواسطے اُسکا بیان نہیں لکھا لیکن جستجو میں ہوں اگر حاصل ہوگیا
تو انشاء اللہ حصہ سوم میں ضرور لکھونگا +

طریقہ نشست عامل و معمول

شائقین کو وقت کی اور تلاش نہو کیونکہ یہ قاعدے نشست کے لئے ہیں اور
اُستادان سابق نے بھی لکھے ہیں - اور یہ کئی قسم کی ہے - جیسا جسے نشست سے
تجربہ ہوا ہے بیان کریگا +

تصویر نشست عامل و معمول کی

اور حال آئینہ حیرت کا جو عاصی نے ترتیب دیکر تیار کیا ہے کہ جس میں بخار جاڑے
کا اُترتا ہے اور بیمار کو شکل بخار کی آئینہ مذکور میں نظر آتی ہے +

تصویر آئینہ حیرت

ترکیب بنانے آئینہ حیرت کی شایقین کے واسطے لکھتا ہوں وہ یہ ہے۔ سات دھات بوزن چودہ تولہ لیکر جرج دلواکر ایک آئینہ چار گرہ لمبا اور تین گرہ چوڑا زرگر سے تیار کراوے اور اگر دھات کم زیادہ ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے مگر وزن کم نہو۔ اور صیقل گر سے ایسا صاف کراوے کہ مُنہ خوب صاف نظر آوے اور کوئلے پیس کر خوب صاف کرے اور کسی چیز میں ذرا آنکھوں سے اونچا لٹکا لے۔ اور اس طرح سے بخار اُتارے۔ اور مریض کا سر قطبین سے ملا کر بیٹھاوے اور آمد بخار سے ایک گھنٹہ پہلے۔ اور آپ بھی مریضوں کے پیچھے بیٹھے۔ اور مریض سے کہدے کہ اُسکی طرف دیکھتا رہے اور آنکھ شیشہ سے نہ پھیرے۔ اور دوزانو بٹھالے۔ اور ہاتھ زانو پر رکھے کہ ہتیلی اوپر رہے۔ اور تا وقت بخار کے آئینہ سے نہ اُٹھاوے۔ اور عامل بھی اگر مریض کے پاس رہوے اور دیکھتا رہے تو بہتر ہے۔ اگر عامل نہووے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اول روز میں کم ہوجائیگا مگر تین روز تک بخار کے وقت آئینہ حیرت پر بٹھالے۔ اور جب بیمار کو ہٹالے۔ تو آئینہ کو کوئلے سے صاف کرلے ۔

تصویر آئینہ حیرت اور بیمار کی یہ ہے

شرط چہارم وقت دن و شب صبح کو چھ بجے دوپہر کو چار بجے شب کو آٹھ
بجے بہتر ہے کہ کھانا ہضم ہو جاتا ہے - اس باعث سے اثر عمل جلد ہوتا ہے
اور بعضے عاملوں نے شکم پر بھی لکھا ہے - کیونکہ شکم پر ہوتا ہے جب غنودگی
جلد ہوتی ہے اسمیں رائے معمول کی ضرور ہے - اگر معمول شکم خالی پر بیان
کرے یا بھرے شکم پر جس میں وہ زیادہ اور آسانی سے بتاوے بہتر ہے - اکثر
معمول شکم خالی کو اور بعضے شکم پر کو بتاتے ہیں جیسا وہ بیان کریں ویسا کرنا چاہیے
شرط معمول کو یہ ضروری ہے شرط اول لباس معطر - دوسرے پاک صاف تیسرے
رنج و غم یا بیماری بھی اسوقت نہو کہ یہ باتیں مضر ہیں عمل ہونے میں تامل ہوگا - لازم ہے
کہ اسوقت عمل پر بیٹھے تو معمول کو گرمی زیادہ لگتی ہے اگر نہاکر بیٹھے تو بہتر ہے
مگر یہ کچھ قید کی بات نہیں ہے کہ یہ ضرور ہو - اب وہ لکھتا ہوں کہ جو شرطیں
عامل کو لازم ہیں - شرط اول پاک و صاف لباس خوشبودار رجوع طرف معمول
ہو کر کے بیٹھے اور اس سے زیادہ سابق سے جو معمول خوبصورت اور نازک مزاج کے لئے
لکھا ہے اسکا بھی سبب یہ ہے کہ عامل کا دل طرف اسکے زیادہ رجوع کریگا +

شرط دوسری عامل اپنا منہ طرف قطب کے کیا کرے اور معمول کی پشت +
تیسرے نشست عامل چار انگشت اونچی اور معمول کی چار انگشت کی نیچی اور
دو زانو بٹھا لیوے - اور بہت قریب ہو مگر بدن سارا الگ رہے - دست چپ میں
پشت راست اور دست راست میں پشت چپ اور انگلیاں انگلیوں کے نیچے
برابر معمول اور انگلی سے انگوٹھے کے نیچے آہستہ آہستہ ہلاوے اور دباوے اور آنکھ
آنکھ سے لڑی رہے تو اثر کسی پر چار منٹ میں ہو جاتا ہے اور کسیکو بیس منٹ
میں اور کسی پر اثر نہیں ہوتا تو عامل کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارے جب ہو گا خوب کاری
ہو گا آثار [illegible] کے دیکھے اور معمول سے دریافت کر لیوے اگر کوئی آثار بیان کرے
یا نظر [illegible] تو خیر - اس نشست سے معمول کو عامل سے محبت
زیادہ ہوتی ہے [illegible] پیدا کی محبت کرتا ہے +

تصویر نشست دوم استادان سابق
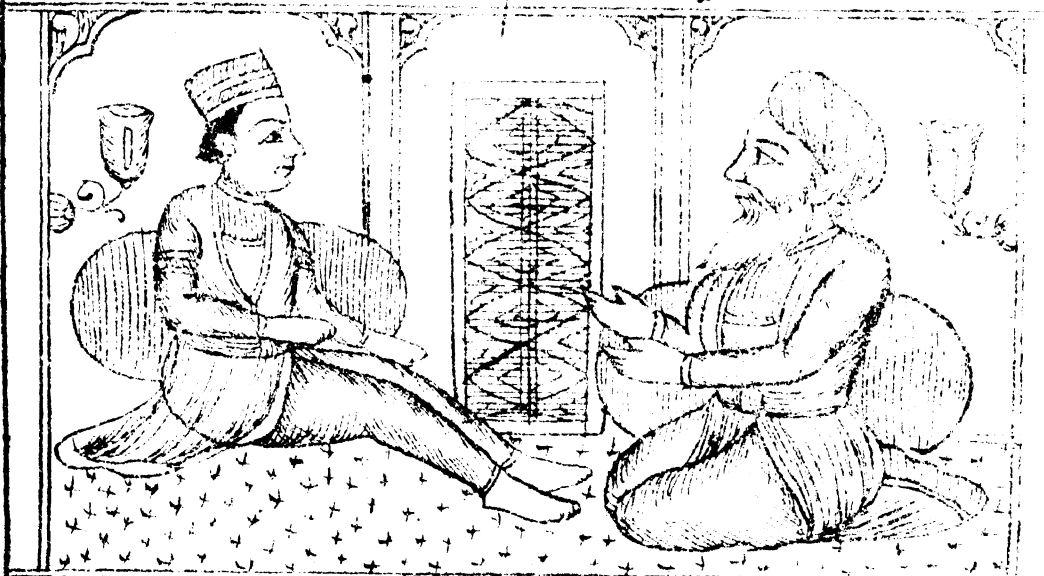
عامل دو زانو بیٹھے اور معمول پاؤں طرف عامل کے پھیلا کر بیٹھے - شرط بالا بھی
منظور ہیں - اس ترکیب سے عمل کرے تو اثر بیس منٹ میں یا کم زیادہ ہو گا
اسکے معمول کو آرام رہتا ہے اور عامل کو اوس سے کم ہوتا ہے +

تصویر نشست سوم استادان سابق
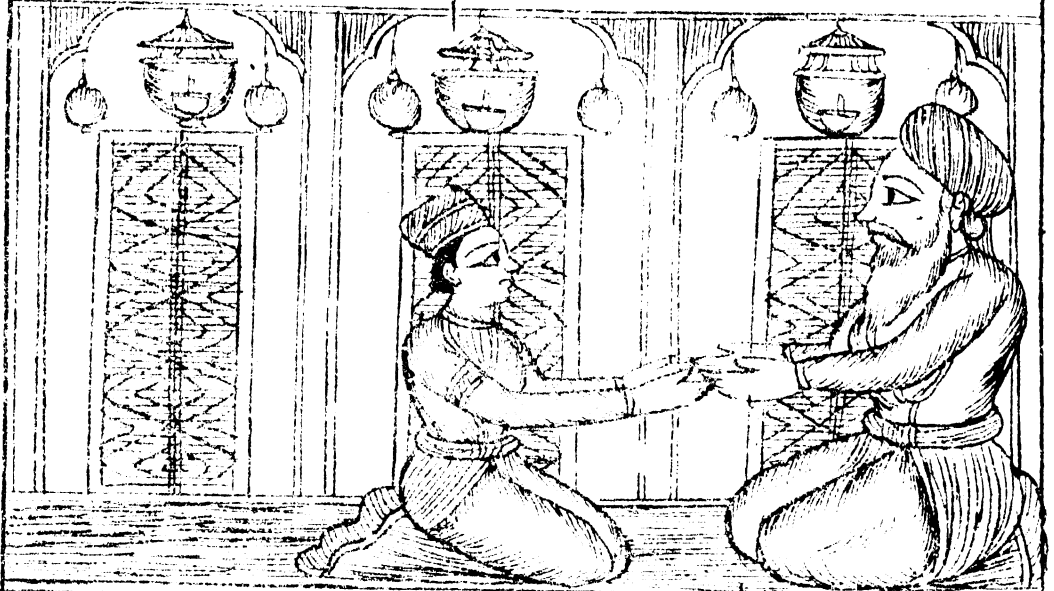
عامل و معمول دوزانو بیٹھیں اور دست راست دست راست میں اور دست چپ
دست چپ میں ۔ ترکیب اول کی طرح انگلیاں انگلیوں کے بیچ ہلاتا رہے ۔ بعضے
معمول کو اس سے زیادہ اثر ہوتا ہے +

تصویر نشست چہارم استادان سابق
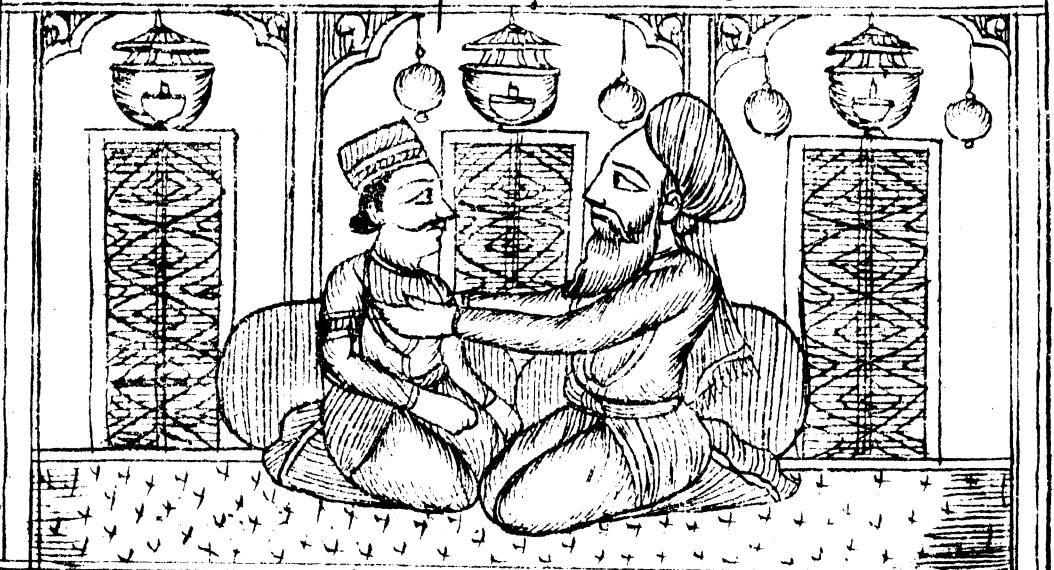
سبب امراض عامل و معمول دوزانو بیٹھیں اور عامل اپنے ہاتھ معمول کے چہرے
سے نیچے تک اتارے مگر کہیں بدن سے نہ لگے ۔ اور بعض استاد پہلو کی طرف سے

اُتارتے ہیں اور اُسکا نام پاش رکھا ہے مگر ایک پاش ایک نشست میں کرنا چاہیئے +

تصویر پاش مریض

عامل کو لازم ہے کہ جتنے مریض ہوں سب کو ایک مکان میں [illegible]
اور پاش کرے جب سر سے پاؤں تلک ہاتھ آویں تو عامل اپنے ہاتھ جھٹکا کرے [illegible]
کیونکہ مریض کی بیماری کہیں عامل پر نہ اثر آوے اس ترکیب سے [illegible] مریض میں
جھڑ جاتی ہے اور ایک گھنٹہ پاش کرکے بیماروں کو رخصت کرے مگر دونوں وقت پابندی
کیا کرے ناغہ نکرے اور اگر کام ضروری ہو تو اپنے شاگرد سے ہمراہ [illegible] پاش کرادے
مگر وقت ناغہ نہو اور اگر وقت ناغہ ہوگا تو اثر میں فرق آویگا - اور ترکیب عمل کی
بہت ہیں - حصہ دوم میں خورشید علی اور حافظ عبد الحمید کا تجربہ ساتھ لکھونگا +

بیان تصوّر

اب تھوڑا سا حال تصور کا شائقین کے واسطے لکھتا ہوں اگر ابتدا سے انتہا تک
ملاحظہ کریں تو خوبی اس عمل کی اور عظمت معلوم ہوجائیگی +

اب ملحوظ خاطر رہے کہ تصور میں بہت طاقت ہے اور اکثر تصور جب ایک شئے پر ہو تو وہ
تصدیق کو پہنچتا ہے چنانچہ عوام میں مشہور ہے کہ راکشش اور چڑیل اور بھوت

وغیرہ اکثر ستاتے ہیں - اور جب کوئی عامل بظاہر اُنکو گرفتار کرے تو وہ مریض اچھا ہوجاتا ہے اور یہ فقط اُسکے تصور کی تاثیر ہے کیونکہ یہ بات بعید القیاس ہے اور خلاف تجربہ ہے - اور اُستادان سابق نے بھی ایسا ہی لکھا ہے +

تصویر بھوت اور عامل کی جو تجربے سے راقم کے آترا

ایکبار شب کے وقت نواح مرشد آباد میں اس فقیر نے یہ تصور کیا کہ اس جگہ بہت بڑا ایک آسیب ہے - اور وہ میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہے - فوراً ایک شبیہ خیالی میرے سامنے آئی اور میرا ہاتھ کھینچنے لگی - پھر خیال کیا کہ یہ تصور خیالی ہے - اسکی کچھ اصل نہیں فوراً غائب ہوگئی - اس سے ثابت ہوا کہ تصور میں بہت طاقت ہے اور نیز بہت سی دلیلیں اس پر شاہد ہیں لیکن فضول گوئی اپنا شیوہ نہیں جو چیز کہ تجربہ سے ظاہر ہوتی ہے اُس سے زیادہ لکھنا بیکار ہے + لیکن آگاہی شرط ہے اور ایسے فنون میں مشتغل رہنا ضرور ہے +

احوال تیسرا

یاد رکھنا چاہئے کہ اس عمل کے واسطے چند شرطیں ہیں - شرط اول یہ ہے کہ جو شخص اس عمل کو شروع کرے تو عمر اُسکی کم از کم پانزدہ سال اور زیادہ سی و پنج

سال سے نہو وجہ اسکی یہ ہے کہ چالیس برس کے بعد دماغ کو تنزول طاری ہوتا ہے
اور جب دماغ ضعیف ہو یا کوئی خرابی عاید ہو اُس حالت میں تکمیل ہونی اُسکی نہایت
مشکل ہے اور چند نسخہ قوت دماغ کے لئے استعمال کرنے ضرور ہیں لہذا چند نسخہ قوت
دماغ کے بنظر رفاہ عام حصہ دوم میں لکھے جاینگے +

تصویر معمول کی
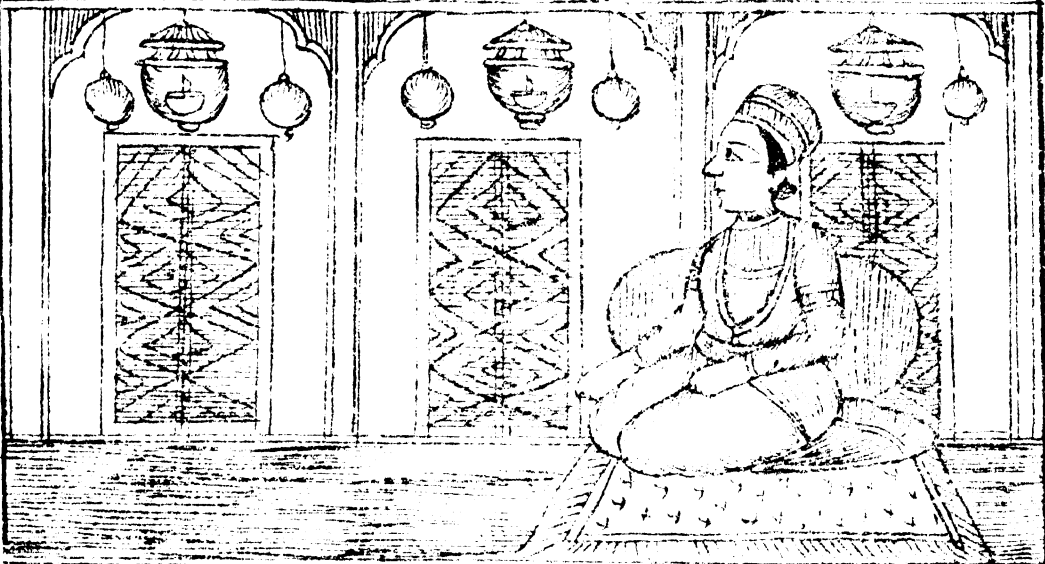
عامل کے لئے چند شرطیں ہیں ۔ شرط اول یہ ہے کہ عامل کو کبھی مرض آتشک
اور نزلہ اور گنج الاحق نہوا ہو اور فالج اور سرسام اور سکتہ وغیرہ بھی ہوا ہو
اور شراب خوار بھی نہو + اسلئے کہ ان سب امراض سے دماغ خراب
ہوجاتا ہے ۔ اور ضرور ہے کہ وہ غذا لئے نفیس اور قوی استعمال کیا کرے
تاکہ دماغ کمزور ہونے نہ پاوے + راقم کو جن ترکیبوں سے تجربہ حاصل
ہوا ہے اُس کے موافق لکھتا ہے کیونکہ شنیدہ باتوں کا جب تک
تجربہ نہ کیا جائے قابل اعتبار ولایق اعتماد نہیں +

تصویر عامل کی

شرط دوم یہ کہ جو شخص مشتاق اس عمل کی کرے اسکو ضرور ہے کہ ایسے افعال سے احتیاط کرے جس سے کہ دماغ کمزور ہوتا ہے مثلاً کثرت مباشرت یا زیادتی فکر وغیرہ +

شرط سوم یہ کہ جس طرح پر اس کتاب میں درج ہے اُسکے سوا اور کوئی ایجاد اپنا نہ کرے مگر جب کہ اس میں کامل ہوجاوے اُسوقت اختیار ہے

شرط چہارم - یہ کہ یک بیک ایسا قصد نکرے کہ جلدی سے میں کامل ہوجاؤں یعنی ہنوز وہ مقدمہ اول ہی میں ہے اور قلیل قلیل کیفیت اُسکو حاصل ہونے لگتی ہے اُس میں اگر مقدمہ دوم یا سوم یا چہارم کا قصد کیا تو یہ عمل بالکل ناتمام رہیگا بلکہ خراب ہوجائیگا - اسواسطے ضرور ہے کہ بالاستقلال اس عمل کو کرے - انشاء اللہ ہر روز کیفیت جدید اسکو حاصل ہوتی جائیگی +

شرط پنجم یہ کہ اول پیشین گوئی کا ارادہ نکرے اور عنان صبر و تحمل کو ہاتھ سے ندے - اور بہتر یہ ہے کہ عامل اُسکا ذی علم ہو بلکہ علم جغرافیہ اور اُسی تواریخ سے کہ جن میں شہروں کا حال لکھا ہو ماہر ہو بلکہ کیقدر سیر و سیاحت
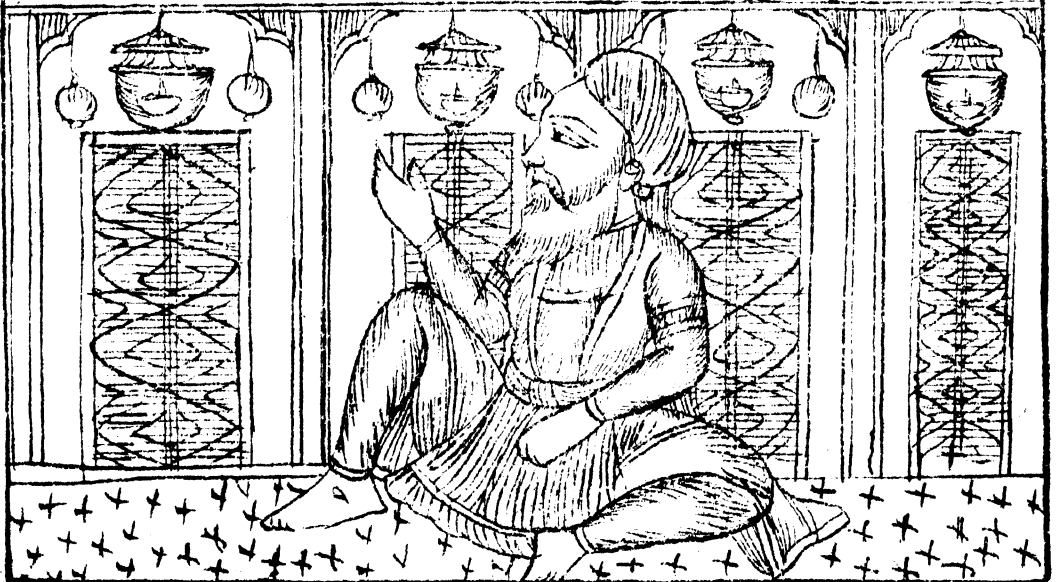
بھی کئے ہوئے ہو +

تصویر نشست - مکان - توجہ - مریض والا
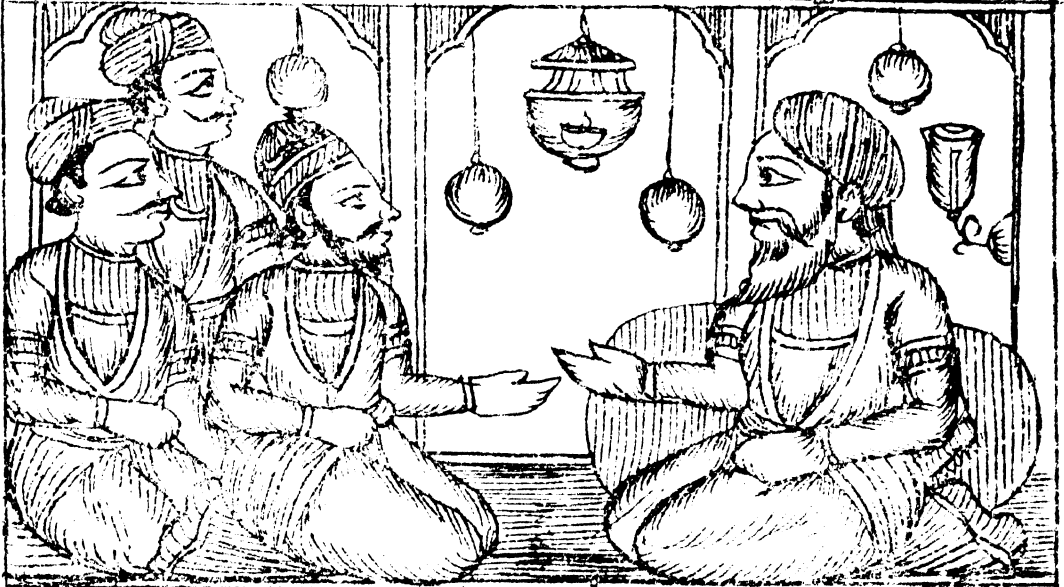
احوال چوتھا

اول میں بھی مخفی توجہ دیا کرتا تھا - اسکو چھپاتا تھا - توجہ سے چند مریض اچھے ہوئے چونکہ باوفا اور لائق آدمی کا ملنا مثل عنقا ہے اور اکثر اشخاص اس راز مخفی سے محروم ہیں اسلئے ارادہ ہے کہ اس علم کو کتاب میں درج کرکے عام کرجاؤں اور خلقت کو نفع پہنچاؤں +

طریقہ سلب امراض کا بیان

سلب امراض کرنے کے بہت طریقے ہیں اور سلب مرض کا طریق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے اور نیز حضرات نقشبندیہ کے ہاں یہ عمل رائج ہے مگر اصول ان سب کا ایک ہے۔ نور ہر انسان کے اندر ہے جو تمام عالم کے کام بناتا ہے۔ بزرگوں نے خوب اسکو چھپایا ہے مجھے اچھی طرح معلوم نہیں - جو کچھ معلوم ہے اسکو لکھتا ہوں یہ نور قلب انسان میں غیب سے داخل ہوتا ہے اور پیروں کی راہ سے نکلتا ہے نیت اور ارادہ کی تابع ہے بہ نسبت تمام بدن کے منہ اور ناک اور آنکھوں اور ہاتھوں سے زیادہ

خارج ہوتا ہے۔ بیمار کے ساتھ جھٹ کر بیماری کو نکال لیجاتا ہے۔ عمل کے شائقین کو چاہئے کہ پہلی ترکیب توجہ کو بخوبی سیکھ لے مگر یہ طریق مقبلان خدا کا ہے اور متبرک ہے۔ اسمیں باادب قدم رکھو۔ نیک کام کے واسطے کرو اور شریعت کے تابع رہو بندگان خدا کو نفع پہنچاؤ۔ گناہوں سے بچو۔ طمع نکرو۔ کھیل اور تماشے کے واسطے یہ کام نکرو۔ بدعملی سے یہ نور نکدر ہوجاتا ہے اور نتیجہ خراب ہوجاتا ہے۔ نیک معمول سے اُنس کرو۔ بد باتوں سے نفرت کرو اور نتیجہ اس علم کا کیمیا اکسیر ہے +

سوال کس اُمید پر یہ محنت اُٹھاویں؟ **جواب** رضامندی خدا پر +

س ۔ معاش کی تدبیر کیونکر کریں؟ (**جواب**) اگر صاحب مقدور ہو تو علاج کرو اور محتاج ہو تو جو مریض خوشی سے دے وہ لیلو۔ اور امیر سے خیرات کراؤ۔ محتاج مریض کو کھلاؤ۔ بدکار سے توجہ نہ لو بلکہ اُسکی صحبت میں بھی نقصان ہے۔ ہر ایک سے ذکر نہ کرو۔ شروع کرو تو ناغہ نکرو۔ بیماری سروں سے خارج ہوتی ہے ایسا نہو کہ اُوپر سے اُتر کر کہیں بھر جاوے۔ اور دوسری بیماری پیدا کرے۔ جس جگہ یعنی ہاتھ پاؤں میں ہو اُسے بھی ہاتھ پاؤں یا اُنگلیوں سے نکالا جاتا ہے میرے علاج سے ہاتھوں کا زخم نیچے اُتر آیا تھا اور نیچے کا ورم اُوپر جو چہرے پر تھا وہ پاؤں پر آگیا تھا۔ علاج چھوڑنے سے اگر بیماری بڑھ گئی تو تمہارا قصور ہے۔ توجہ کرو بیمار سے اُنس رکھو۔ معالج میں تین باتیں ضرور چاہئیں۔ ترکیب۔ وقت معین۔ ناغہ نہ کرنا +

توجہ تین گھنٹے سے زیادہ ندو کمزوری ہوتی ہے۔ سن بلوغ سے پہلے اور ستر برس کی عمر کے بعد دس پندرہ منٹ سے زیادہ توجہ ندو۔ گھڑی پاس رکھ لو۔ توجہ بڑا عمل حب کا ہے۔ ناغہ نہ کرو۔ ہمت نہ ہارو۔ انجام اچھا ہے شفا بخشو گے۔ بے حد دعوے نکرو۔ خدا شافی مطلق ہے۔ تمہارا علاج صرف

بہانہ ہے - تو اُسے ایسے بیمار پر علاج کرے جس پر اول ہی روز اثر معلوم ہو جائے
مشق کرنے سے کامل بن جاتا ہے - یہاں تک کہ ایک نظر دیکھنے سے شفا کامل
ہو جاتی ہے اور تھوڑے پات سے مواد کم ہو جاتا ہے +

سوال

وہ کونسی صورت ہے کہ جلد اثر ہوتا ہے اور وہ کونسی صورت ہے کہ جسمیں نقصان
ہوتا ہے بیان فرمایئے ؟

جواب - نیک پر جلد اثر ہوتا ہے اور بد پر دیر سے توجہ سے سب کام
ہو سکتے ہیں - دین اور دنیا دونو ہو سکتے ہیں - نیک کاموں کے لئے کرو بد کاموں
کے واسطے مت کرو - دعا کرکے بیٹھو - خیال دوسری طرف ہرگز نہ ہٹاؤ - دل میں
کسی طرح کی گھبراہٹ نہ لاؤ - مریض کا رنگ ڈھنگ دیکھو آنکھوں سے پاش کرو

تصویر پاش کرنے کی

نصف شب میں ایک پاش طویل کرو - پاشوں میں زور نہ لگاؤ - اپنی اُنگلیاں
جھاڑو - سروں سے بیماری نکلتی ہے - اور معلوم ہوتا ہے دم کرنے سے

گرم جوش آئندہ اثر ہوتا ہے اور دور سے دم کرنے سے سرد اور سرور بخش تاثیر
ہوتی ہے۔ بیماری کی جگہ نور جمع کرو۔ اور اخیر میں گھٹنوں سے پاش کرو۔
خیال کا جمانا شفا کی نیت کرنا اور دلسوزی سے توجہ کرنا شرط عظیم ہے۔ اور یہ
علم معزز توجہ کا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
اور خواجہ عبدالخالق وجدانی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ بہاؤالدین نقشبندی بخاری
رحمۃ اللہ علیہ سے نئی نئی صورتوں میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے۔ اب تم اسکو
بنا افترا کہوگے اور اعتراضات کروگے۔ مَیں تمہارے اعتراضوں کا جواب دیتا ہوں
کہ یہ بنا افترا کیونکر ہے۔ یہ کتاب مطلع علوم میں درج ہے کہ سلطان زین العابدین کو
مرض لاحق ہوا۔ کہ اطبا اسکے معالجہ سے عاجز آگئے۔ ایک روز ایک جوگی مع اپنے چیلہ
کے بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوا۔ اور ملازمانِ شاہی سے عرض کیا کہ تھوڑی دیر کے
واسطے بادشاہ کو خلوت میں لیچلو کہ مَیں اسکا علاج کروں +

تصویر بادشاہ۔ جوگی۔ چیلہ کی خلوت میں

ارکان دولت اسبات کو عجیب سمجھکر بادشاہ کو خلوت میں لیگئے کہ وہاں بجز بادشاہ
اور جوگی و نیز چیلہ جوگی کے کوئی حاضر نہ تھا۔ بعد چند ساعت کے جوگی مثل مردے کے

بیہوش ہوگیا اور بادشاہ نے صحت پائی - چیلہ جوگی کو اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر کو لیگیا - اور اُسکے علاج میں مشغول ہوا - انجام کار وہ جوگی بھی صحیح و سالم ہو گیا - اور اپنی حالتِ اصلی پر آگیا - اور بادشاہ مدت دراز تک صحت پاکر زندہ رہا اسکو عمل جذب کہتے ہیں کہ دوسرے کی بلا کو اپنے اُوپر کھینچ لیتے ہیں - اور یہ عمل اُس سے ممکن ہے جس کسی نے تزکیہ نفس کیا ہو - چنانچہ یہ علم اُس جوگی کو بھی تھا افترا ہونے کی کوئی بات نہیں ہے +

تذکرۂ شمشیرخانی میں لکھا ہے کہ نوشیرواں کے صحن میں ایک قلعہ کوہ پر واقع ہے اُسپر چار سوار سلاح دار برہنہ تلواریں کھینچے ہوئے طلسم کی بنی ہیں -

تصویر قلعہ طلسم جو ایک کوہ پر بنا ہوا تھا اور دروازہ پر چند سوار ننگی تلوار لئے کھڑے تھے
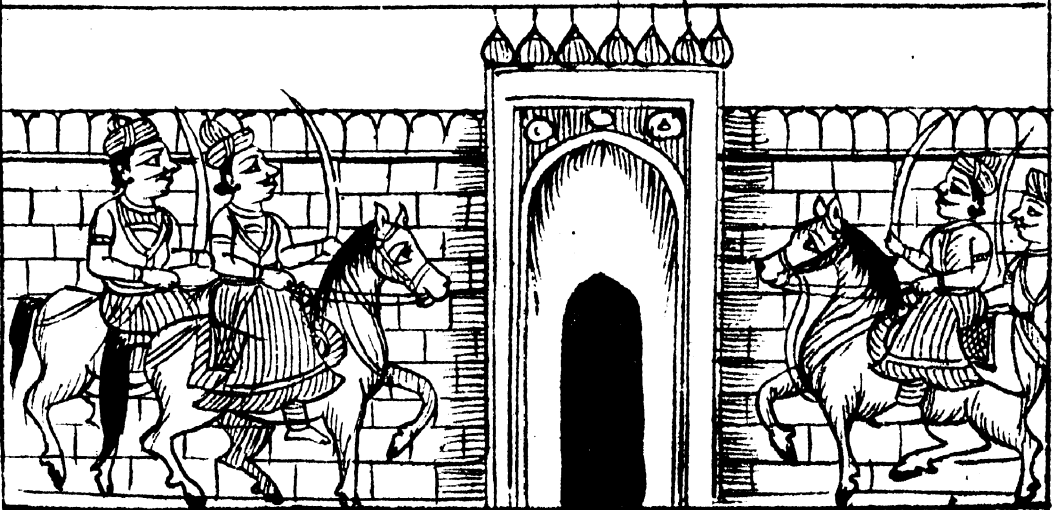
جو کوئی شخص اُنکے سامنے آتا ہے اُس پر حملہ کرتے ہیں - ماموں رشید خلیفہ بغداد موافق رہبری دخمہ بان کہ دفینہ طلسم سے واقف تھا اُس خیمہ میں گیا - دیکھا کہ قالبِ نوشیرواں بادشاہ کا ایک تخت مرصع پر بیٹھا ہے - اور سب اعضا اُسکے درست و سالم ہیں لیکن لباس کہنہ ہوگیا ہے - ماموں رشید نے لباس تازہ معطر پہنایا

جانا ماموں رشید کا خیمہ کے اندر اور قالب نوشیرواں دیکھنا

اُسوقت ایک لوح طلائی نوشیرواں کے زانو کے نیچے سے نکلی اُسمیں لکھا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان کے چچا کی اولاد میں سے ایک شخص ہمارے دیکھنے کو آویگا اور ہم کو لباس لطیف معطر پہنوائیگا۔ اُسوقت قالب بے جان ہمارا اُسکی تواضع نکر سکیگا لہذا فلاں جانب اِس خیمہ کے اُنکی جناب کے واسطے ہمنے ایک خزانہ امانت رکھا ہے۔ چاہیئے کہ خزانہ مذکور اپنے تصرف میں لاوے اور ہمکو معذور رکھے +

تصویر لوح طلائی جو نوشیرواں کے زانو کے نیچے سے خلیفہ کو ملی

مامون رشید نے وہ گنج شایگاں اٹھوالیا۔ کہتے ہیں کہ دولت بنی عباس کے اُس ہی خزانے کی بدولت تھی اور صدہا کتابوں سے میں ثابت کرسکتا ہوں مگر عاقلوں کو تھوڑا ہی سا اشارہ کافی اور وافی ہوجاتا ہے۔ کون کونسی قدرتِ ایزدی کی مثالیں لکھی جاویں اور شائقین کو کیا کیا طلسم کارخانہ الٰہی کے دکھائے جاویں خداوند کریم کی باریکیوں پر معرفت حیران و پریشان ہے۔ اور پھر اُس مقام کی باتیں کرنا بھلا اس مشتِ خاک سے کیا امکان ہے۔ اور دکھلانا عجائباتِ غیبی کا اِس ہیچ میرز سے کیونکر ظہور میں آسکتا ہے۔ مگرہاں عقلِ کل اس طرح رائے زن ہے کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل لگاوے بفضل الٰہی نتیجہ اُسکا بیشک نئی قسم کا ظہور دکھلاویگا۔ کہ دیکھنے والا اُسکا مستانہ اور مخمور نشینی شرابِ ایزدی سے ہوجائیگا۔ مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہے اور مرتبہ کب ہاتھ آتا ہے کہ ذہن و ذکا اِدراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سے ربط اور ضبط رکھا کرے اور تجلی سے صفائی بطون کی کیا کرے۔ اور مظہرات جناب باری تعالیٰ بنظر غور دیکھا کرے +

قاعدہ پیدا کرنا روشن ضمیری کا دوسرے کے دل پر که جس سے تمام مخلوقات کی کیفیت بلا تردد دیکھ سکے

دفعہ ۲ قبل از عمل کے لازم ہے کہ عامل طبیعت اپنی خوب عمل پر جمی رکھے۔ اور اُسکا ارادہ خوب مصمم قائم ہو۔ اور کسی طرح کا غل و شور مکان میں نہو۔ اور قرب کے مکانوں میں بھی غل شور نہوتا ہو کہ عامل معمول کے خیال کو پراگندہ کرتا ہے اور عمل میں فرق لاتا ہے۔ مکانِ عمل معطر خوشبو پھولوں سے ہو۔ اور آمدورفت بھی کسی کی اُس جگہ پر نہو کہ توجہ میں کامل فرق ہوجاتا ہے اور موجب نقصِ عمل ہے

تصویر عامل و معمول وقتِ عمل
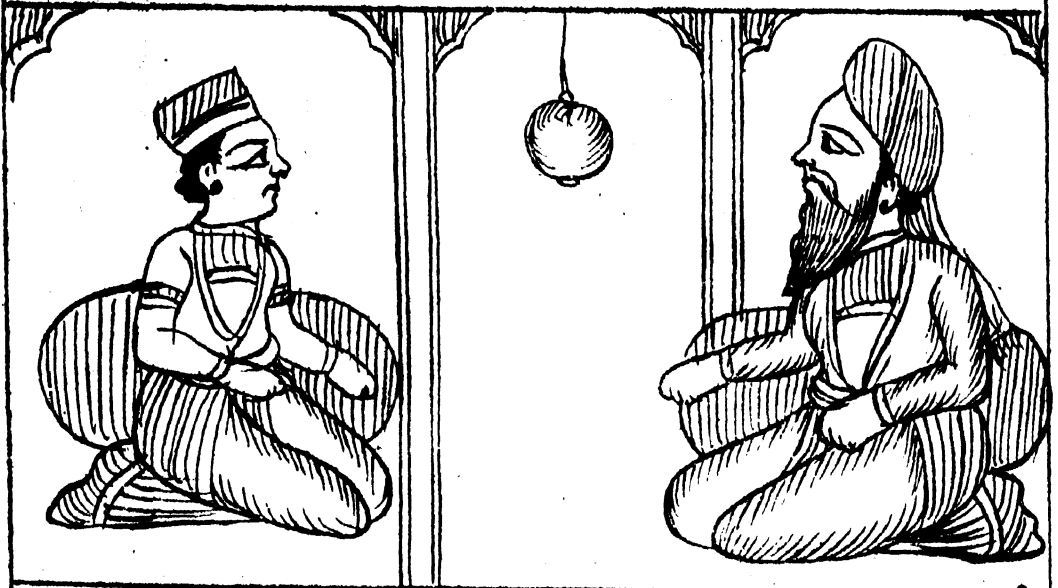
دفعہ ۳ جبکہ عمل کیا جاوے ضرور ہے کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہو اور عامل کے عمل ہو جانے کی نیت اپنے دل میں خوب جمائے رکھے +

دفعہ ۴ عمل کے بارہ میں اول معمول نازک مزاج چاہیئے۔ رفتہ رفتہ حالت کثرتِ عمل سے ہر شخص پر عمل چل سکتا ہے +

دفعہ ۵۔ اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شئے پیش نظر پر نہ جمائے تو اُس پر عمل کا اثر ہرگز نہ ہو گا +

دفعہ ۶ بوتل یا گلاس پہلودار سفید یا بہ نقل کرسٹل کا اثر نازک طبع اُسی پر ضرور ہوتا ہے اور مقناطیس اصلی کا اثر جو عامل اپنے ہاتھ میں رکھے تو خواہ مخواہ پورا اثر ہوتا ہے +

تصویر عامل کی جو مقناطیس اپنے ہاتھ میں رکھکر معمول پر عمل کرے
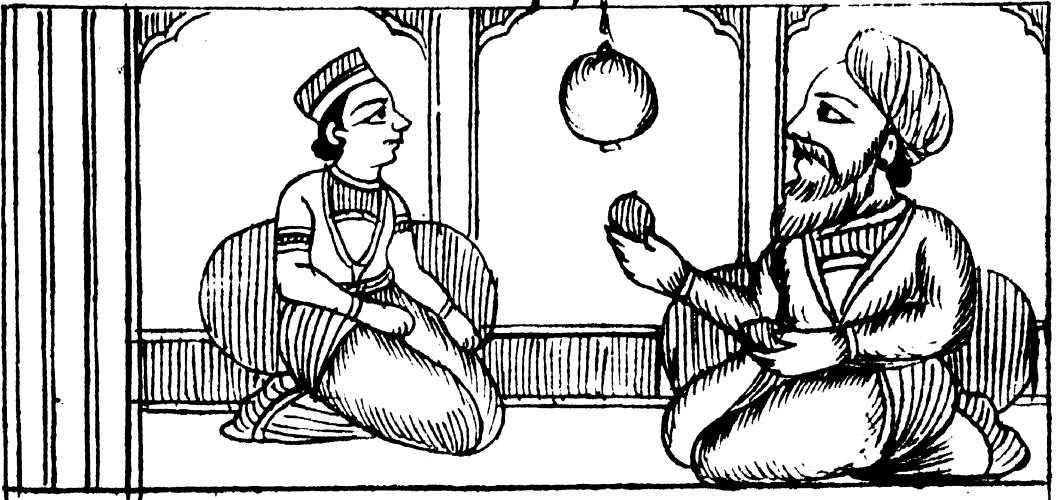
دفعہ ۷ بعض معمول کا عمل باراول ہوتا ہے اور بعض پر کئی مرتبہ عمل کئے جاؤ۔ نہیں ہوتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ ہمت نہ ہارے اور عمل کے چلے جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا ہے۔ پس یقین ہے کہ اُسکا عمل بیجا بہت جلد اثر ہو گا +

دفعہ ۸ یہ عمل خلوت میں کرنا چاہئے یعنے بجز عامل اور معمول کے اور دوسرا کوئی اُس مکان میں نہو کیونکہ خلوت ضرور ہے جلوت ممنوع ہے +

دفعہ ۹ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل و معمول دونو قریب نہوں اور آنکھیں ایسی لڑی رہیں کہ پلک نہ جھپکے خوب نگہ لڑی رہے +

دفعہ ۱۰۔ اسباب میں دو تفریق ہیں۔ اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھاوے اور اپنی آنکھ جما کر اُسکی جانب دیکھے۔ اِسقدر کہ سوائے عامل کے اور طرف نظر نہ کرے۔ اور دوسرے یہ کہ عامل بعد تعمیل شرایط اپنا ہاتھ معمول کے چہرہ سے اُتار کر پیر تک پاش کرے۔ اور پھر اُنگلیوں کو جھاڑ کر دم کرے۔ حاصل مدعا یہ ہے کہ دونوں ترکیبوں سے عمل ہو ممکن ہے۔ فرق اِسقدر ہے کہ صورتِ اول میں عامل کو معمول پر جیسا کہ چاہئے اختیار نہیں رکھتا۔ اور صورت دویم میں معمول عامل کا مطیع اور تابعدار ہوتا ہے +

اوراس میں پانچ درجے ہیں۔ اول ظہور غائب بینی ۔ دوئم غائب بینی بشرکت حال۔ سوم غائب بینی مع پیشین گوئی ۔ چہارم مسکوت ۔ پنجم مسکوت اعلےٰ مع سلب حواس +

دفعہ ۱۱ اب تم کو امر اصلی سے واقف کرتا ہوں کہ عمل مقناطیس حیوانی میں معمول کے چہرہ پر ہاتھ گزرانا جاتا ہے ۔ وجہ اُسکی یہ ہے کہ دونو ہاتھوں کے سرے دو قطب ہیں ۔ اور سر اور آنکھیں اور منہ نقاط ماسک کہ جہاں یہ روشنی مجمع ہوکر بھری رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھوں کے گزراننے اور نظر ایک سو جمانے سے عمل مقناطیس کا بہت قوی اثر ہوتا ہے +

دفعہ ۱۲ عمل بالا میں اکثر حالت میں دم بھی کیا جاتا ہے کیونکہ آدمی کے منہ میں ایک قسم کی کیفیت بھری رہتی ہے کہ جسکا نام اوڈرائل زبان فرانس میں ہے ۔ اور ہر ایک جسم میں نصف جانب اکثر قطب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہے ۔ پس بدیں وجہ نظر جماکر دیکھے اور معمول کے سر اور پیشانی کے قریب منہ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہے +

دفعہ ۱۳ جس شخص کو معمول بنانا چاہے چاہیئے کہ اُسکو اس ڈھنگ سے بٹھائے یعنی اُس کا پشت شمال کی طرف ہو اور اُس کا چہرہ جنوب کی طرف ۔ اور دونو پیر اُس کے دکھن کی سمت کو پھیلے ہوئے ہوں تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہے ۔ اور معمول پر بہت جلد پورا پورا اثر عمل کا ہو جاتا ہے +

تصویر نشست عامل و معمول کی کہ تجربہ سے راقم کے گزری مشرح بیان کرتا ہے

دفعہ ۱۴ - جس شخص کو حسب طریقہ بالا بٹھا کے خدا تعالیٰ کی قدرت دکھلانے کی نیت سے معمول بنا دیں - چاہیے کہ اپنے دونو ہاتھ معمول کے چہرہ سے پیر تک اُسکے اُتاریں مگر جسم معمول کا عامل سے چھو نہ جاوے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہے +

دفعہ ۱۵ - اکثر اوقات بجائے سر اور چہرہ کے اور نیز شکم کے عامل اپنا ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اُتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جما کر دیکھے کچھ عرصہ تک معمول قریب گزرا ہے کاشش مقناطیس مصنوعی بھی عامل کے ہاتھوں میں ہو تو اور بھی زیادہ فائدہ عمل جلد نمایاں ہو + تصویر معمول پر عمل کرنے عامل کی تجربہ اہم

دفعہ ۱۶ - اونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلہ قریب ہوکر بیٹھے اور اُسکے انگوٹھوں اور اُنگلیوں کو اپنے انگوٹھوں اور اُنگلیوں میں پکڑ کر نرم نرم دبائے اور جم کر اُسکی آنکھوں کی طرف دیکھے۔ اور تمام دل اپنا اُسکے اوپر جما دیوے اور معمول کو چاہیئے کہ وہ بھی مطابق طریقۂ بالا کے عمل آور ہو - اور جب عامل دیکھے کہ کچھ کچھ اثر معمول پر ہونے لگا تو اپنے ہاتھوں کو پیشانی سے چہرہ اور سینہ کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیا کرے۔ اِس ترکیب کے اثر سے یقین ہے کہ پاؤ گھنٹہ یا آدھے گھنٹہ میں اثر مقناطیس جلد غالب ہوجائے +

دوسری ترکیب کی تصویر عمل کرنے کی

یاد رکھنا چاہیئے کہ عامل اپنے دستِ راست میں معمول کا دستِ چپ اور دستِ چپ میں اُسکا دست راست پکڑے رہے - کیونکہ مقابل بیٹھنے میں ایسا ہی ہوجاتا ہے اسوقت اِس گرفت میں بھی ایک ایسی نادر کیفیت بھری ہوئی ہے کہ مثل تاربرقی کے صدہا مقامات طے کرکے عامل اور معمول کے دل اور روح میں سلسلہ یکتائی پیدا کرتی ہے - وہ یہ ہے کہ ترکیب ہائے بالا کے کرنے سے ایکقسم کی ہوا غیر مطبوعی عامل کے دست راست سے نکلکر معمول کے دستِ چپ میں جاکر اور اُسکے بازوے

چپ پر چڑھ کے اور سینہ میں گزر کر اور پھر بازو اور دست راست میں سے
اُتر کر عامل کے دست چپ میں جا کر بازو کی راہ سے عامل کے سینہ میں پہنچکر
اسی تدریج سے معمول کے جسم میں چلی جاتی ہے کہ جس سے حلقہ موج پورا ہو جاتا
مگر نہایت احتیاط چاہئے کہ عامل اور معمول کا ہاتھ زیر و زبر ہونے نہ پاوے
یعنی جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے ویسا ہی رہے ورنہ اثر مناقض ہو کر معمول کو
غش اور تشنج ہو جاویگا - بلکہ نہایت تیزی سے اثر نمایاں ہوگی کہ جس کی
برداشت معمول سے بہت دشوار ہوگی +

تصویر غش کھا کر گرنے معمول کی
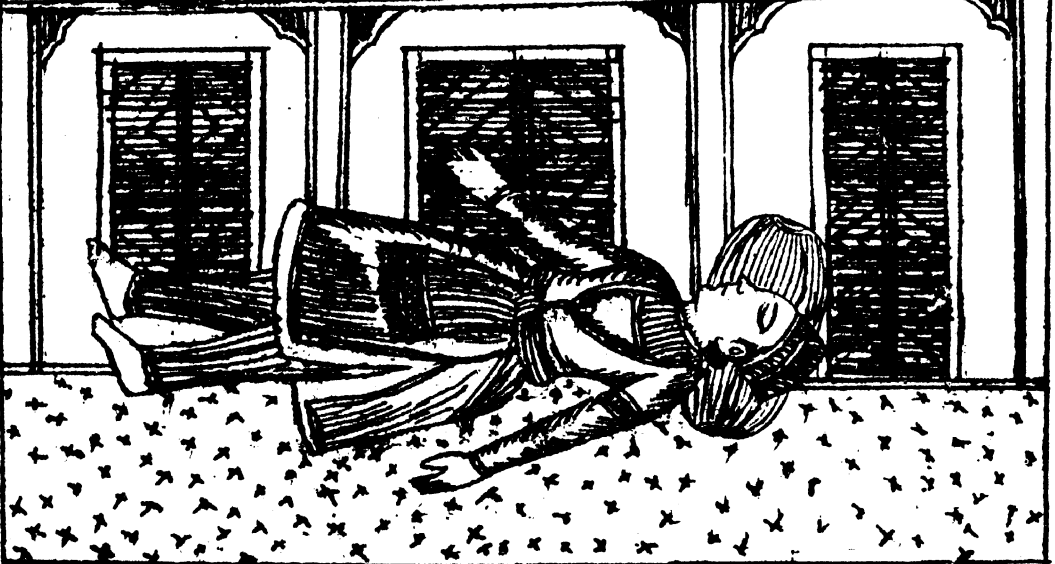
دفعہ ۱۷ - جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ میں کوئی چیز دیدیوے
اور اُسکو کہدے کہ اُس چیز کی طرف نظر جما کر خوب دیکھتا رہے اِس طریقہ
کی عمل آوری سے بھی کچھ دیر کے بعد خواب آجاویگا - اور غائب بینی طاری ہوگی

دفعہ ۱۸ ایک ترکیب دوسری یہ ہے کہ آنکھوں کے ذرا اوپر کی طرف
اور پیشانی کے ذرا اونچے رخ کسی شے رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے
عرصہ میں یقین ہے کہ تنی ہوئی نظروں کے باعث سے خواب غائب بینی

بہت جلد آجاوے +

دفعہ ۱۹ کوئی چیز معمول کی آنکھوں سے اُونچی رکھے اور عامل اپنی نظر اُسپر جاوے - اور وہ شے جسکو معمول دیکھا کرے طرف عامل اور بالاے سر عامل رکھی ہو - اِس قرینہ سے جو نشست کرے کیفیت غائب بینی اور روشنضمیری بہت جلد پاوے - ترکیبیں شناخت اشخاص قابل العمل +

دفعہ ۲۰ مخفی نرہے کہ جن لوگوں کی طبیعت میں تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا غیر دیدہ یا شنیدہ ہوا کرتی ہے جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب الزائیدگی یا بچہ کم سن یا مردم تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کی ہوں اُتنے اشخاص قابل العمل ہیں کہ جن کی اُمید کامل ہے کہ نور پروردگار بے تکلف دیکھینگے اور وہ خدا تعالیٰ بھی مہربانی کر کے دکھلاویگا +

تصویر مشق عامل کی چار پانچ معمولوں پر

دفعہ ۲۱ ایک دوسری ترکیب اور لیجے اور طبیعت کو خوش کیجے - اکثر اوائل مشق میں عامل کو چاہیئے کہ پانچ چار آدمیوں کو بٹھالے رکھے اور اُنسے

کہے کہ وے اپنے ہاتھ اس طرح پر رکھیں کہ تہیلیاں اوپر کی طرف ہوں - بعدہ عامل
اپنے دست راست کی انگلیوں کے سروں کو پہنچے سے نیچے کی طرف حرکت
دیوے اور انگلیاں برابر ہوں خواہ ایک دوسرے کے نیچے ہوں - لیکن معمول
کے جسم کو چھونا نہ چاہیے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب رہے
اور منکشف کرتا ہوں کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا انگلیوں کے حرکت دینے سے
غائب کہ ان اشخاص میں بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض
کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہے - اور بعض کو گدگدی اور بعض کو اپنا جسم
سُن ہوا معلوم ہوگا - پس جن پر یہ اثر منجملہ آثار مرقومہ بالا معلوم ہو سمجھنا
چاہیے کہ اسپر عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین ثابت ہوگا - اور ظہور
اور وقوع مراتبات روشن ضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی نہایت
خوبی سے اسپر طاری ہو وینگے +

تفریق خواب معمولی اور مقناطیسی اور توضیح رفع عارضہ شب بیداری

شائقین پر مخفی نرہے کہ خواب مقناطیسی میں حواس باطنی بیدار ہو جاتے
ہیں - اور حواس ظاہری معطل رہتے ہیں اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز
عاید ہوتا ہے - اسکی شرح کیا ضرور ہے +

مگر جسکو نیند نہ آتی ہو اگر اسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جائے تو غلبہ خواب کا ضرور
ہو جائیگا - اور ماسوا اسکے دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہے کہ ایک کمرے
میں روشنی ذرا فاصلہ پر رکھکر ایک روشن چیز اپنی آنکھوں کے اوپر کی طرف
اس طرح رکھیں کہ اُسکے دیکھنے کے واسطے آنکھوں کو احول بنانا ضرور ہو -

پس بالتخصیص مفہوم کر لینا چاہیے کہ اسکو نہایت شیریں اور لطیف خواب آئیگا

تصویر گلاس پر آب اور دیکھنا شیشہ کا

دفعہ ۲۳ - شناخت آثار عمل - جبوقت یہ اپنا آثار دکھلاتا ہے آنکھوں کی پلکیں بند ہونے لگتی ہیں اور جھکی جاتی ہیں - اور اگر پلکیں کھلی بھی رہیں تو اکثر حالتوں میں گویا آنکھوں کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہے - اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہے اسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیاء چھپ جاتی ہیں - بعد اسکے نیند سے آنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد غلبہ نیند کا ہو جاتا ہے - زاں بعد جب وہ جاگتا ہے گہری سانس لیکر اور ناگاہ اپنی شیریں خوابی کا مداح ہوکر عامل کا شکر گزار ہوتا ہے اور اکثر وقت معلوم ہونے آثار مندرجہ دفعہ ۲۱ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہے +

دفعہ ۲۴ اس علم کا نام مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ روح دو قسم کی ہے - اول حیوانی اور دوم روحانی - ہندی زبان میں پہلے کا

جنوا تما اور دوسری کا نام پرماتما ہے کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہیں +

ترکیبہائے مندرجہ بالا سے اللہ تفریح ہرسہ عالم کی کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ مشاقی سے اِس مرتبۂ اللہ سے گزر کر پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی دیکھتا ہے اور حسب معمول اِس مرتبۂ اعلےٰ کو پہنچتا ہے مجمع کمالات اور جامع ہرایک صفات کا ہوجاتا ہے کہ جس درجہ پر پہنچنے کے لئے رکہیشر اور منیشر اور جوگیشر اور پیغمبر اور ولی مترصد اور خواہشی رہتے ہیں +

دفعہ ۲۵ ایک رمز نہایت تعجب انگیز اور اسرار عجیب خیز کو بلا تحاشا لکھدینے کے لئے الہام ہوتا ہے کہ جسکے عمل سے شایق صاحب کشف اور کمال بیجاؤ اور وقوع پیش بینی اور پیشین گوئی بحالت بیداری خودبخود بلا عمل مقناطیسی ہوجائے وہ یہ ہے کہ جب آدمی حالت فکر اور غور کامل میں ہوتا ہے اور اسی غور کے دریا میں خوب ڈوب جاتا ہے تو اُسکے دل پر ایک قسم کی کیفیت نادر ایسی طاری ہوجاتی ہے کہ اُسکو واقعات آئندہ کی کیفیتیں اُسکے تصفیۂ قلب کے باعث سے معلوم ہوجاتی ہیں فقط۔ اِس سے متیقن ہوتا ہے کہ اللہ نے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا جائے کہ جس سے اجتماع دل اور حواس کا ہوگیا رہتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہے اور حد درجہ کی طاقت بخشی ہے۔ وجہ خاص یہ ہے کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہوجاتا ہے اُس حالت میں منور ہوجاتا ہے۔ اور باعث کمال محویت غور کی خودی اُسیوقت اُسکے جسم اور دل میں باقی نہیں رہتی۔ لہذا وہ اپنے جسم میں اور تختگاہ دل پر کہ جو مقام اجلاس پروردگار ہے اور خدا تعالیٰ کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کو مشرف اور منور اُسکے نور سے ہے تمامی امر ملحوظ اور مرکوز مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ

اور جو ہر نفس ناطقہ کی وسعت میں معلق رہتا ہے اسکو نظر آنے لگتا ہے۔ پس
سمجھنا چاہیے کہ جوگیشروں کو اسی مرتبہ میں پہنچنے سے خدا کے نور منور کا درشن
ملتا ہے۔ شائقین کو جو واقعات آئندہ کی کیفیتیں اور حالات معلوم ہوئے
تو کیا عجب ہے۔ گو آدمی کو ایسی اُمید نہیں رہتی ہے کہ اُسکو کیفیات غیر مترقبہ
نظر آجاوینگے۔ مگر وہ حالت عنایتِ خدا سے اور اجتماع دل کے نتیجہ کا باعث
ہے کیونکہ اُسکی بڑی شان ہے۔ کسی نے انتہا نہیں پائی۔ اور اُس نے
جماد طبیعت کو غایت مرتبہ کا اثر بخشتا ہے +

اِس کتاب میں بنظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتیں
جیسا کہ طلسم فرنگ میں مفصل درج ہیں تشریح اُنکی نہیں کی گئیں مگر تھوڑا سا
بیان وقوع کیفیات مذکور ذیل میں لکھتا ہوں +

پہلے ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلہ سے ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایک
آدمی کو دوسرے آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظ اور مدرکات
اور حرکات اور سکنات پر بحالتِ خواب بھی اِس طرح پر حاصل ہوتا ہے کہ معمول
ہوش میں رہے اور عامل کی تلقین کا اُسپر اثر ہو اور اس طرح پر بھی کہ معمولی
خواب مقناطیسی میں ہو اور عامل کی طرف سے تلقین ہو خواہ نہو۔ تیسرے یہ
کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہے اور اُسمیں معمول کو ایک خاص
قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہے۔ چوتھے یہ کہ اس حالت میں معمول کو ایک
نئی قوت ادراک حاصل ہوتی ہے اور اس قوت کے ذریعہ سے وہ اشیاء
قریب اور بعید کو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے دیکھ سکتا ہے۔ پانچویں یہ کہ اکثر
معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیوں سے ایسی ہو جاتی ہے کہ اُسکے ذریعہ
سے اُنکے خیالات اُسکو دریافت ہو جاتے ہیں۔ چھٹے یہ کہ اس شرکت اور

اور غائب بینی کی قوت کے سبب سے معمول فقط واقعات گذران نہیں بلکہ واقعاتِ گزشتہ اور آئندہ معلوم کر لیتا ہے - ساتویں یہ کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال اچھی طرح جان لیتا ہے اور بیان کر سکتا ہے - آٹھویں یہ کہ عمل کے ذریعہ سے حالتِ سکوت اور حالت سکوتِ اعلیٰ پیدا ہو سکتی ہے - نویں یہ کہ سب آثار بلا عمل مقناطیسی خودبخود پیدا ہو جاتے ہیں - اور یہ حالت عمل مقناطیسی کی تاثیر کی بنیاد ہے - دسویں یہ کہ فقط انسان کے جسم ذریعہ سے نہیں بلکہ غیر ذی روح اشیار کے ذریعہ سے بھی مثل مقناطیسی بصنوعی اور کرسٹل اور فلزات وغیرہ سے کیفیت مقناطیسی کی تاثیر پیدا ہوتی ہے - اور پانی اور اور اشیار میں یہ کیفیت منتقل ہو سکتی ہے - واضح ہو کہ اگر تلاش مزید کی جاوے اور یہ علم مقناطیسی فروغ پاوے تو انسان فردِ بشریت سے گزر کر حضرات روحانیوں میں گنا جاوے اور دوزخ اور بہشت دیکھے اور مُردوں کی ارواح سے باتیں کرے اور انکا پیغام لاوے اور دور و نزدیک کی خبریں صیحح تبلاوے اور مال مسروقہ کی ٹھیک ٹھیک خبر پہنچاوے اور قلیب گردانی کی کیفیت بھی اور ترکیب میز جو دل کا حال لکھتی ہے اور سکہ جو ہاتھ پر رکھنے سے عمل ہو جاتا ہے اور وہ میز جو پاؤں سے جواب دیتی ہے اور کڑیاں جو نہایت خوبی سے حرکت کرتی ہیں -

کیونکہ یہ علم نہایت وسیع ہے اِس قلیل البیان میں راقم کہاں تک لکھے جو تجربہ بندہ سے گزرا ہے - اگر وہی لکھے تو کتاب مجلد ہو جاوے اور اُستادوں کا تو کیا ذکر ہے اور عامل و معمول کو جو لازم ہے شائقین کے واسطے - اب وہ تجربہ لکھتا ہوں جو اس راقم سے ہوئے ہیں +

شائقین کو واضح ہو کہ وقت عمل کے تلقین کا اثر ایسا ہوتا ہے

تصویر آنا گرو اور چیلے کا اور گفتگو ہونا عامل سے

احوال شامی جو دہلی میں مسلمان کیا

نئی مشرک پر ہوا نیا معرکہ اور نیا معمول اور تجربہ نیا میں بیٹھا تھا رفو گروہ کان کے اوپر مجکو ایک گرو چیلا جاتے آئے نظر - بلا کر پوچھا کیا نام ہے اور کہاں مکان ہے - بولا کیا پوچھتے ہو بے نشانوں کا نام و نشان - آوارہ گشتہ راہ گم کردہ - یہ فقیر ملک گدا - خوار خستہ در در کتے بھونکتا پھرتا ہے - جب شب کو کچھہ میسر ہوتا ہے اس کتہ نفس میں ڈالکر شب کو جنگل یا ویرانہ یا گورستان یا مندر میں دھونی لگا کر پرماتما کے دہیان میں رہتا ہے اور صبح کو پھر کتے بھوکتا ہے +

سوال عامل

بابا جی پھر کہیں پرماتما کا ظہور ہوا - بابا دوارکا اور بندرابن اور راجودہیا اور متھرا اور مندر اور مسجد اور گورستان ڈھونڈا - اسی برس کی عمر ہوئی مگر کہیں کچھ نہیں دیکھا - آخر ایک دن یونہیں چلے جاوینگے +

دیگر سوال عامل

گرو جی پرماتما کا تو ملنا سہل نہیں ہے جبتک کوئی مرشد پورا راہ راست پر نکرے

ملنا مشکل ہے اور خلقت رسوم و قیود ہے ہماری برگاپنی دیہی یا گوبندجی یا بہوں کو پوجا اور تعظیم معبودانہ کی وہ کریں یا کپڑے رنگ کریا سر کھولکر شامی بنیں تو دیدار پر اتما سے منور ہوں اور یہ کچھ ممانعت نہیں ہے کہ دنیا دار کو دیدار انور ہما جہاں آرا پر اتما میسر نہو صرف اجتماع دل اور اطمینان خاطر شرط ہے ۔ قول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے ؎ حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست درویش صفت باش کلاہ تتری دار + اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دین ہنود میں سوائے ایک پنمشیر کے اور کسی سے کچھ غرض رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجالانا از روے وید جایز نہیں ہے ۔ اور یہ رسم بُت پرستی رسم بزرگانہ ہے اور شاستر میں کہیں درست نہیں لکھا ۔ رہائی انکی پابندی طریقہ آبائی سے محض دشوار ہے مگر دل کا ایکجا پر ایک جا قیام دینا ضرور ہے مگر راقم کو بحکم خدا اخفا کسی اسرار غیبی کا منظور نہیں ہے لہذا ایک شعر مثنوی کا لکھتا ہوں کہ مختصر میں معلوم ہوجاوے ؎ چشم بند و گوش بند و لب ببند + گر نہ بینی نور حق بر من بخند + اِس شعر کے اول مصرعہ میں تین طریقے معرفت جو تحریر ہیں وہ حاوی اور نشان دہ نور برہم جوت ملکی ہیں ۔ ہر چند فقرا اس رمز نازک کو اظہار نہیں کرتے ۔ نہایت محنت ساقہ اور اثبات شوق کامل شائقین کو بڑی عظمت سے اظہار کرتے ہیں ۔ بلکہ مشہور امر ہے کہ اکثر یعنے برم بدھیا ہمیشہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے مگر یہ راقم تو سراپا جاہل ہے کچھ نہیں جانتا ۔ ہاں فدوی جیسا کچھ جانتا ہے وہ بتا سکتا ہے اور دکھا سکتا ہے ۔ اور جو جناب باری کو منظور ہوا تو آپ اُس سے فیضیاب ہو سکتے ہو ۔ جب گرو مذکور نے + کہا بابا سب کو ایسا ہی کہتے سُنا مگر کچھ ظہور نہوا +

جواب

مثل مشہور ہے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا - عیاں راچہ بیاں - راقم کا شیوہ زیادہ گوئی کرنے کا نہیں ہے +

جواب - گروجی!

اندھا کیا چاہے - دو آنکھیں +

جواب - خلقِ خدا گوناگون ہے - اگر ایسا کوئی ملا تو آپ کو مسلمان کرکے چھوڑیگا

جواب - بابا یہی سب شرط کرتے تھے آخر کچھ نہیں ہوتا - مارے شرمندگی کے مُنہ نہیں دکھاتے اور سینہ زوری سے مسلمان کرنے کا دعوےٰ کرتے ہیں ہم تو جب جانیں کہ قلب کو ایسا پھیرے کہ ہم خود مسلمان ہونے کا دعوےٰ کریں اور ایسی کہانیاں تو اِس فقیر نے بہت سنی ہیں +

جواب گروجی - کسی شاعر کا مصرع ہے ع خدا پنج انگشت یکساں نکرد - یہ خیال خام دل سے اُٹھائیے اور دیکھئے کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے - آج کی شب اِس فقیر کے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرماکر نان جویں نوش فرماکر یادِ معبودِ حقیقی کیجئے - جواب ازیں چہ بہتر +

تصویر گرو - چیلا - راقم کی جسوقت مکان پر دعوت کھارہے تھے

جواب راقم - دیر نہ فرمائیں مثل ہے سے در کار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست پھر چیلا اور گرو اور یہہ بندہ اپنے غریب خانہ پر آکر نان جوین نوش کر اکر مکان توجہ کو درست کرکے گروجی سے کہا - ذرا یہاں تشریف لائیے - گروجی نے کہا پہلے چیلے کو تو دیکھو بعد گرو بھی حاضر ہوگا +

تصویر عامل وچیلا جو بروقت عمل غش کھا کر گرا

چیلے کو بلایا تو موٹا تازہ خیرات کے ٹکڑے کھاتا ہوا دیولی صورت ہاتھی کا بچا برج کا برج روبرو بیٹھا - جب راقم نے بقاعدہ بٹھا کر جناب باری میں یہ عا کی کہ اِس بلا کو اپنی رحمت سے زیر کر - نظر سے نظر ملا کر دل کو متوجہ کرکے عمل کرنا شروع کیا - ایک گھنٹہ میں رحمتِ پروردگار سے وہ لاش زمین پر گر گری - اور بیہوش ہوئے - پھر اس راقم نے انگلیوں کے ذریعہ کہا کہ تو مسلمان ہوجا گرو کے کہنے کو نہ مان ایک گھنٹہ کی اجازت دیگئی - تو گروجی اور چند شائقین نے ملاحظہ فرمایا - بعد تعداد یعنے ایک گھنٹہ پورا ہونے پر جب اُٹھا تو کہا میں تو مسلمان ہونگا - گروجی کا رنگ زرد ہوا اور کہا تو کیا بکتا ہے تیرے اوپر کیا شیطان چڑھا دیا ہے - میرے پاس آ +

پھر تو گروجی منتر اور جنتر کئے اور بہت سمجھایا مگر وہ کب مانتا تھا - کلمہ پڑھا کر کباب کھلا کر شیرینی تقسیم کرا دی - اور نام غلام رسول رکھا ۔ اور گروجی سے کہا آپ بھی تشریف لاویں +

(جواب گروجی) اب داتا بہت رات اُلٹی ہوئی ہے کل یہ بندہ بھی حاضر ہوگا - دیکھینگے یہ جادو آپ کا کیسا چلتا ہے - یہ کہکر روانہ ہوا - جب یہ معرکہ دیکھا عبدالرحمن معمول جو سابق انکار کرتا تھا وہ بھی عمل کا اقراری ہوا - جو تجربہ اُس سے نیا ہوگا وہ حصہ دوم میں درج کیا گیا - یہ وقوعہ ۵ محرم ۱۳۰۷ھ کو بمقام [illegible] ہوا

تصویر آنا درویش کا اور عرض کرنا راقم سے

شائقین کو یاد رہے کہ بعضے لوگ ایسے بھی سوال کرتے ہیں - اجمیر شریف میں ایک درویش آیا اور اس عاصی سے کہا کہ مَیں نے سُنا ہے کہ علم توجہ میں آپ کو بہت ملکہ ہے - اور آپ وحید العصر اور فخر زمانہ ہیں - مَیں نے عرض کیا کہ اس خاکسار کو کیا آتا ہے اور یہ بندہ کیا جانتا ہے - کہا نہیں دور دور آپ کا آوازہ ہے اور یہ فقیر اسیواسطے حاضر ہوا ہے - نظر فیض اثر سے مَیں بھی بہرہ یاب ہوں اور اپنے مقاصد دلی کو پہنچوں - اُمیدوار ہوں کہ ازراہ کرم اس عاصی کو بھی کچھ دکھلائیے - مَیں نے کہا خیر بہت اچھا مجکو تمہاری خاطر منظور ہے اور عدم اتفاقی مروت سے بھی دور ہے - بہت اچھا لڑکا لے آو مگر کم سن ہو سبزہ آغاز ہو - ضعیف البدن ہو حسین ہو - اور بھولپن اُسکے چہرہ سے نمایاں ہو اُس نے کہا بہت اچھا - غرضکہ بہت تلاش اور کوشش بلیغ سے ایک لڑکا اسم باسمے محبوب لے آیا ؎ کہا اُس نے آکر کہ حاضر ہے یہہ + سلامت رہو اور شاداں ہو یہہ +

تصویر مجبوب اور فقیر اور عامل کی وقت عمل

بٹھاکر توجہ میں جب کی نظر	تو معلوم ہونے لگا کچھ اثر +
توجہ کا ایسا وہ شاغل ہوا	کہ دو روز میں وہ تو کامل ہوا

جب اُس پر توجہ کا اثر ہونے لگا اور عامل کا اثر معمول پہ ہوا تو درویش صاحب اپنے مدعا پر آئے اور اکسیر کی بوٹی کا سوال کیا تو لڑکے معمول نے جواب دیا کہ حکم خدا اسکے نام بتانے کا ہنیں ہے اور یہ چیز ہر کسی کے نصیب میں ہنیں کی جاتی وہ فقیر دعائیں دینے لگا کہ تم خوش وخرم رہو حق تعالے تمہارا کام برلائیگا اور عقبے میں جنت نصیب کریگا +

جواب

نہ جائیں دوزخ کو نہ لیں جنت کو ہم
طالب دیدار خدا ہیں خدا کی قسم +

جواب

بھلا کیا ہے پاس فقیروں کے سوئے دعا - بھلا ہو تیرا بابا بھلا ہو بھلا +

جواب

کہا دعا سے بہلا ہمکو حاصل ہے کیا - یا ملے دنیا ہیں زر یا ثواب عقبےٰ - دولت
کی خواہش نہیں ہے - اصلا جو پوچھو حق - اگر جائیں جنت کو تو ہے اژدہام خلق
کچھہ حاصل ہوا تو تنہائی میں حاصل ہوا - چھوٹا سارے جھگڑوں سے خدا سے
واصل ہوا - کسکو کریں سجدہ کیوں جائیں کعبہ کو ہم - دل میں ہر دم پاس
رکھتے ہیں خود خدا کو ہم - برہمن بتکدہ کو شیخ کو جنت میں جانے دو - ہمکو تو وصل
خدا کے یہاں پر مزے اڑانے دو - دہوپ کی مانند رہے کچھہ سورج سے جدا - آخری
وقت تو گئی اُسکی اسمیں سما +

تصویر منیر قمر پیشینگو

تجربہ دوسرا منیر قمر شائقین کے لئے لکھتا ہوں

کہ پیشین گوئی دس پانچ برس کی بھی معمول کرتا ہے - اب صدی تیرھویں کی
ہے ختم - کیا تھا چودھویں کا حال کسی نے نہ زیر قلم - سُنا پیشین گوئی میں ہے
آپ کو کمال - زبان مبارک سے تو فرماؤ خوش خصال - کہ گزریگا آیندہ میں کیسا
سال - اسی فکر سے رہتا ہے میرے دل پہ ملال - جو ارشاد ہو کریں وہی ہم
نہو جس سے دلبر ہمارے رنج والم +

تصویر حال دریافت کرنا چودھویں صدی کا منیر قمر سے

جواب

میں ایک ناچیز بندہ گنہگار ہوں - گناہوں میں اپنے گرفتار ہوں - گرو حق میں
ملکر مرے یہ دعا - بخشدے اپنی رحمت سے بار خدا +

جواب بقول کسی شاعر کے

جو نخل ثمردار ہیں وہ جھک جاتے ہیں اکثر + ہے عجز وہ جس سے رضا مند ہے داور

جواب

عرض کروں جو قصور ہو بندہ کا معاف + ناچیز کو آسمان پر چڑھاتے ہیں صاف

جواب

سنتا ہے جیسا آپ کو کرتا ہوں بیاں - آپ ہوتے ہیں ناراض ناحق اے مہربان

جواب منیر قمر

کہا خیر توجہ میں جو بیٹھوں میں آ نکر - اور بخوبی ہو جائے تصور کا اثر + استاد میرے
جو ہیں صاحب کمال - آکے کرنا صاحب تم یہ سوال - وہ پوچھینگے مجھ سے میں
دونگا بتا - مگر ہوگا وہی جو ہے منظور خدا - تمام آتے ہیں دس بجے وقت شب -

جمع ہوتے ہیں خورد و کلاں معمول سب - ہوتے ہیں وقت معین پہ حاضر تمام - توجہ
کا ہوتا ہے سارا انجام - آنکہ رات کو دس بجے وقت شب - سب گرد بیٹھے دوزانو بادب
دس منٹ میں ہوا بیہوش منیر قمر - ہوا محبوب پہ بعد اسکے اثر - یکایک ہوا ایسا
اثر برملا - ایکدم میں لوٹی سبھا کی سبھا +

تصویر بیہوش ہونا حاضرین محفل کا

سوال فقیر صاحب

تم کہو چودہویں کا حال باہ منیر - خدا نے کیا ہے تم کو زمین پہ روشن ضمیر +

جواب

یکم ہیں ایک مسلمان کرے ایسا جہاد - کرے ہزاروں فوج شاہی کو برباد سنہ ۱۳۰۲
کا جو سال سنہ - مریں ڈوب کر ہزاروں مرد و زن - ہندو اور مسلمانوں ہیں
ہووے فساد - ڈالیں کم ظرف مذہبوں میں عناد - ازاں ہو غلہ سارے
بند ہوں کاروبار - ہوگا وہی جو کہ منظور ہے پروردگار - سنہ ۱۳۰۳ کا جو ہو سن
سال - اور نیا آسمان پہ ہوا ایک حال - دیکھکر کہیں یہ سب پیر و جواں - نہ
دیکھا کبھی حال ایسا بر آسماں - کروڑوں لاکھوں ہزاروں ہزار - ٹوٹیں آسمان

سے ستارے بیشمار۔ ہو دن جمعہ کا اور اُنیسویں ہو صفر۔ گریں آسمان سے ستارے ٹوٹ کر۔ ہر طرف ہوا ایسا جنگ وجدل۔ پڑے حکومتوں میں شاہوں کی خلل۔ پڑے ہیضہ یا کوئی آوے ایسی وبا۔ مریں اُس میں ہزاروں بندگان خدا دو چار سال ہووے یوں ہی غدر۔ ستاروں کا نتیجہ اور بھی ہے تمر۔ اُٹھتا ہوں مانگو سب ملکر دعا۔ اِن بلاؤں سے سب کو بچاوے ✤

تصویر اُٹھانا منیر قمر کا انگڑائی لیکر زمین سے
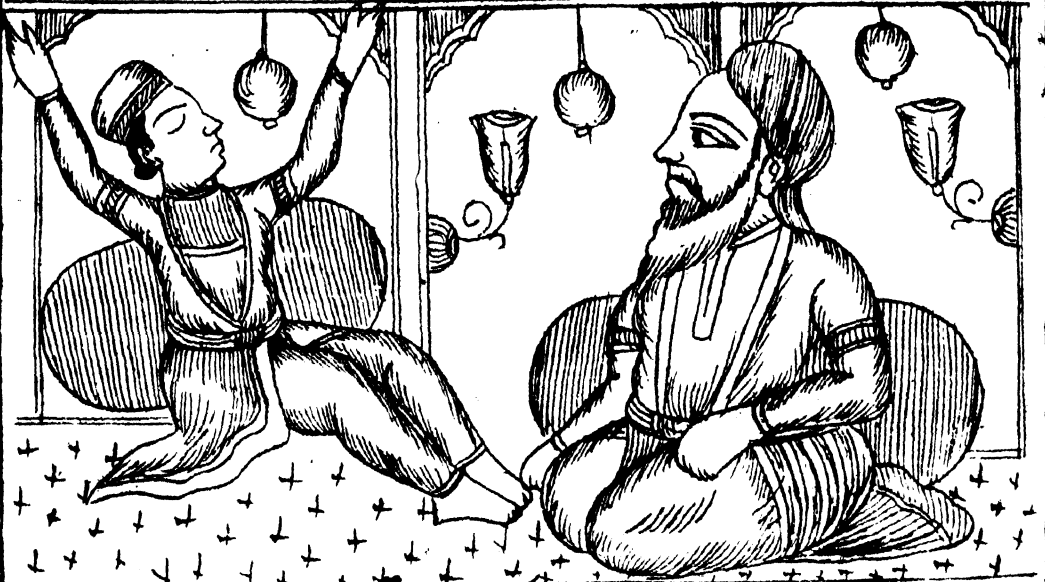
تصویر ملک میں جانا جنوں کے منیر قمر و عامل کا

عامل کمعمول کی ہوئی یہ گفتگو۔ جنوں سے ملاقات کیجیے جا کر دوبدو۔ وہاں جا لیے لی

جو تیاری کی - فلک فیل آیا ڈال کے جھول - چاند تارے کے سپہ سالار مریخ آیا کمر باندھکر - زحل نے سب کی سب ستاروں کی صف برابر - منشئ عطارد آیا لیکر قلمدان - کھڑا ہوگیا مؤدب مثل خادمان - تنبورلیا زہرہ نے کاندھے پر دھر اور مشتری آئی پشواز پہن کر - سازندوں نے لیا سازوں کو ملا - فلک نے لیا چاند و سورج کا صلہ اٹھا - نقیب بجالائے آداب و نیاز - قلماقوں نے دی پڑھکر یہ آوازے الٰہی بخت تو بیدار بادا - ترا دولت ہمیشہ یار بادا +

ملے بادل کے ڈیرے تن گئے زمین پر - نشان برق جا چمکا عرش بریں پر - چوبدار رعد بولا یوں کڑک کر - خداوند کرے عمر ملک نامور + صبا نے سب خس و خاشاک اڑادی - سقۂ ابر نے کی آکے آبپاشی - ساون نے صحرا میں سبز جاجم بچھادی - خادموں نے پھولوں کی آکر مسند لگادی - وقت سواری حق سے مانگی یہ دعا - آبرو میری رکھیو اے بار خدا - جناب باری میں یہ دعا ہو مستجاب کہ شہر مطالب کو پہنچوں شتاب - نہ ڈر شیروں کا کیا نہ کچھ جنوں کا ہراس - وہاں پہنچا جہاں تھے مگوندراس +

تصویر پہنچنا ملک جنوں میں اور ملاقات ہونا صاحب سے

بعد تعظیم وتکریم برسم زمانہ - عامل سے ہونے لگی گفتگو دوستانہ - دو دن تو یوں گزرے لاکلام - قصہ کوتاہ اب ہے حاصل کلام - روشن کیا فلیتہ حاضرات کا بٹھایا لڑکا برس آٹھ سات کا - بلایا جنوں کو بزور عمل - کھڑے ہوگئے چراغ سے باہر نکل - نظر آتے ہیں جن کھڑے ہمکو یاں - حاضرین محفل کا ہے صاحبو یہ بیاں

تصویر روشن کرنا فلیتہ کا اور حاضر ہونا جنوں کا روبرو محفل کے

دیا نہ جواب نہ کی کچھ گفتگو - کھڑے رہے دست بستہ روبرو - دو گھنٹہ تک تو یہی جلسہ رہا - بعد ایک نے ہو کے دست بستہ یوں کہا - میرے دیکھنے کی ہے نہایت آرزو - کہ بیہوشی میں کرتے ہیں کیونکر گفتگو +

تصویر دکھلانا جن کو بحالت بیہوشی باتیں کرتے ہوئے

بلا کر بٹھایا روبرو منیر قمر کو - بیہوش کر کے دکھایا تاثیر نظر کو - جو پوچھا کہ کچھ پوچھینگے
تو بتلاؤ گے - کہا ہاں بہتر ہے جو کچھ کہ فرماؤ گے - کہا ایک نے یہیں نے کچھ رکھا ہے
زمین کے اندر - منگائیے ذرا منیر سے وہاں کی خبر - برگشتہ دین کہنے لگا از راہ کین
رکھتا ہوں زیر زمیں بتادے تو آوے یقیں - منیر سے کہا جب یوں سوال -
بتا حال جلد تو اے باکمال +

جواب

بتاتا نہیں اسکا کچھ دشوار ہے - مگر بو کی جا جانے سے مجکو انکار ہے - عامل نے
جو دیکھا اُس بدیقین کی طرف - سنا راست گوئی کا اُسکی زبانی حرف - اُٹھاؤ
تو بہر خدا مجکو شتاب - کہ بدبو سے دماغ میرا ہوتا ہے خراب -

اُٹھانا عامل کا منیر کو حالت بیہوشی سے اور باغ کی سیر کو بھیجنا

جا سیر کر ذرا اب تو باغ کی - تا تنفر دور ہو تیرے دماغ کی + شائقین بتاتا ہوں
کہ اس عمل سے جن ظاہر ہوتے ہیں چھپتے نہیں - اسکی ترکیب حصہ دوم میں
لکھی جائیگی +

———— •◆◆◆• ————

تصویر وزیر منیر و بادا

تجربۂ بادا

*کہاں وزیر و منیر کہاں یہ بادا - شیروں سے جھڑپتے ہیں گل خار کی مادا
ایک معمول تہا میر اکریا - شمشیر کے مقابل کب ہوتا ہے لیخا - بقول شیخ سعدی سح
الشّاۃ لطیفۃ و الفیل جیفۃ - مثل مشہور ہے زیروں سے شیر ہولتے ہیں - ایک
لڑکا بادا سپاہی زادہ عمر میں دس گیارہ برس کا بقہر آفت غضب خدا کا -
قد میں چہوٹا بدن کا موٹا - سر گول چہرہ سڈول - مزاج کا بادی بقول شیخ سعدی
اکحل حتّٰی جبال الارض طورا - موافق دستور مکان میں بٹھا کر ہاتھ ہاتھوں میں
لیکر اُنگلیوں کو اُنگلیوں کے بیچے ہلا کر آنکھوں کو آنکھوں سے دبا کر نظر کو نظر
سے ملا کر عمل کرنا شروع کیا - دس منٹ میں یہ حال ہوا تمام بدن نڈھال ہوا
ہاتھوں میں لرزہ ہوا - بدبد بیٹھنا وبال ہوا - وہ گرا زمین پر بیہوش نہیں -
پہنچا عرش بریں پر آنکھیں رہیں پتلی کا نام نہیں - ہاتھوں میں دیکھا تو نبض
کا نام نہیں - پہر تو لوگوں نے اس طرح آزمایا - جلا کر ہاتھ ایسا جلایا ہتیلی
میں اُس کے آبلہ اُٹھ آیا - مگر یا تہہ اُس نے ہرگز نہ سرکایا - جو حاضر تھے وہاں پر
یہ کلمہ تہا سب کی زبان پر - خوب پورا اُترا امتحان پہ - آفت آئی اس جوان کی
جان پر - اب دیکھیے اس لڑکے کا کمال - ناظرین کو معلوم ہوئی الحال +

تصویر عامل و باوا بحالت بیہوشی ور ہاتھ چلانا باد کا
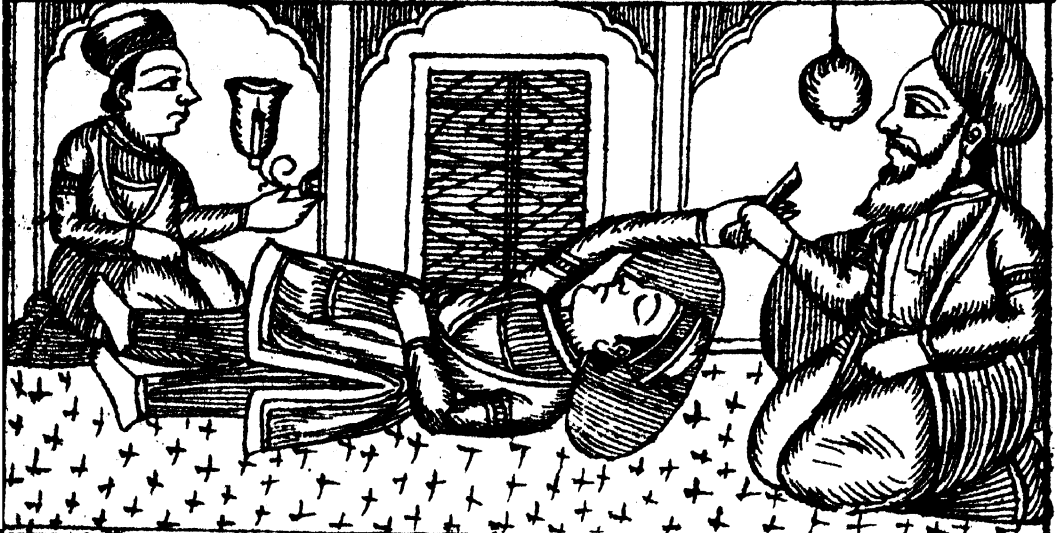
کیا تھا جس کا مال - کہا ذرا تو دیکھ اس لڑکے کا کمال - بلا گھر سے اُسے فی الحال
ایک گھنٹہ میں بتاتا ہے تیرا مال - کاغذ کو لیکر سب کے نام لکھکر الگ پرچہ کرکے
ایک ایک کو مٹھی میں بند کرکر ہاتھ سینہ پہ دہرکر جو پوچھا کہ یہ چور کا نام ہے تو کہنے
لگا اِس پر مفت الزام ہے - دو چار پہ یوں ہی انکار ہوا - پھر اس طور ایک پہ
اقرار ہوا - کہا ہاتھ میں تیرے گنگار ہے - یہ چور نظر آتا مجکو لا کلام ہے - دوبارہ
نام بدلکر جو پوچھا - سینہ پہ دھر کر تیرے ہاتھ میں کہا - اور نام ہے - اسمیں چور کا
کیا کام ہے - اُسی کاغذ کا دوبارہ نام لیا تو کہنے لگا - ہاں ہاں - پھر وہی نام لیا
بتاتا معمول کا تصویر مکان کی جہاں سے مال برآمد ہوا

جب پوچھا تو یہ بیان کیا کہ سبا لگا تیر دروازہ یا ہر ایک مکان ہے - اور اُگنی کی
طرف ایک دروازہ ہے اور صحن میں ایک نیم کا درخت ہے - اور قبلہ کے رُخ
ایک چھپر ہے اور اُسمیں ایک چولہا ہے اور اُسکے پاس کوئی ایک آبخورہ میں
رکھکر زمین میں گاڑھ دیا ہے - جب لڑکے نے سب پتہ اپنی بہن کے مکان کے
پائے - چپ ہو کر گیا - اور رات تو گزاری - صبح ہوتے ہی اپنی بہن کے مکان پر
گیا اور نظر سے دریافت کیا تو چولہا اُسی جگہ تہا اور زمین بہی کہدی ہوئی تہی
تب اُسکی بہن نے دریافت کیا تو کل حال رات کا بیان کیا تو مثل بجلی بہت
چمکی اور گرجی - اور کہا میرے لڑکے کو اُس سے دریافت کرے - اُس نے کہا اچھا وہ
سب سے پہلے پاس آئی اور میں نے پہر عمل کیا تو لڑکے کو دیکھکر کہا یہ تو مردوا ہے اُس نے
پہر اسی طور سے بتایا جب کہا یہ تو بہکایا ہوا ہے اور اُسکے خاوند نے بھی یہی کہا
جب تو بہائی اور بہن میں خوب لڑائی ہوئی +

تصویر آنا اُس کی بہن کا اور لڑنا اپنے بھائی سے

اور کہا کہ ہم کوئی چیز پوشیدہ لاتے ہیں - اگر یہ سچ بتاویگا تو یہ بھی سچ ہے اور
نہیں دروغ ہے - یہ کہکر دونوں خاوند جورو چلے گئے - یہ تجربہ راقم نے اسواسطے
لکھا کہ شائقین کو یاد رہے کہ ایسا ہو سکتا ہے - مگر راقم ملتمس ہوتا ہے کہ یہ کام
بہتر نہیں ہے - کسی اُستاد کا لڑکا حیدرآباد میں کسی عامل نے پکڑ لیا تھا

اور اُنکو اُٹھانا لڑکے کا مشکل ہوا تھا - اسواسطے یہ امر شائقین کو لازم نہیں ہے

تجربہ دیگر

ایک پیر مرد نے آکے کی یہ تقریر - اِس غرض سے حاضر ہوا ہے خدمت میں فقیر
گزرا جو اخبار پیشِ نظر تو دلچسپ یہی اُس میں یہ خبر - ایک صاحب ہیں یہاں
ایسے صاحب ہنر - کہ معمول اُنکے دیتے ہیں ساری خبر - حالِ ابتدا اور جو گیا ہو
گزر - فوراً بتا دیتے ہیں وہ غور کر - ایک تو مشہور ہے منیر قمر - اور دوسرا ہے
اُسمیں زیر اختر - تیسرا ہے سلطان عالمگیر - علی بخش ہے صاحب اُنمیں
ایک سے ایک زیادہ ہے فزوں - کہاں تک میں تعریف سب کی لکھوں +

تصویر آنا پیر مرد کا اور حال بیان کرنا چاروں معمولوں کا
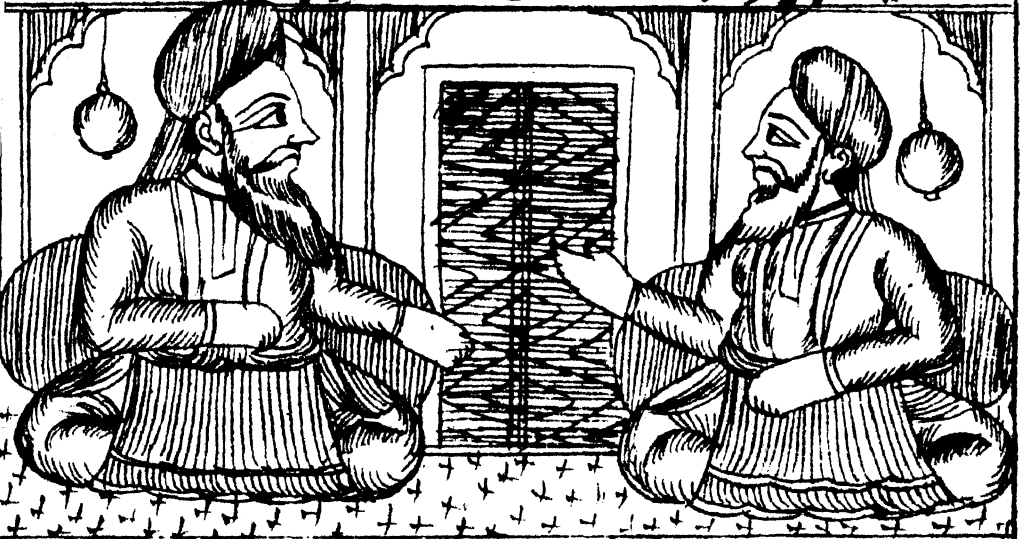
خوبیاں کہاں تک کروں سب کی بیاں - کہ قاصر ہے یہاں پر قلم کی زباں -
شوق کے مارے میں آیا ہوں یہاں - بندہ نوازی کیجیے اے مہرباں -
عمل کے وقت منیر کیونکہ کرتا ہے گفتگو - یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے +

جواب عامل

نہ میں عامل ہوں نہ عامل کے شماروں میں ہوں - صاحبو بندہ خدا کا ہوں
گنہگاروں میں ہوں ہے گو زنگ ہو چھپتے ہیں کہیں تیغ کے جوہر - خود اپنا
ثناخواں ہو یہ عقل سے باہر - جو نخل ثمردار ہیں جھک جاتے ہیں اکثر -

ہے عجز وہ شے جس سے رضا مند ہے داور +

بخاطر پیر مرد منیر قمر کو عمل پہ بٹھا کر تاثیر نظر سے بیہوش کر دکھانا

تاثیر توجہ کو ذرا مرد ماں دیکھو ۔ صورت النساں سے بنگیا ہے غلمان دیکھو ۔ دیکھکر
حیرت سے پیر و جوان ۔ حق حق کی صدا تھی برزبان ۔ دستِ تعصب ملکر آہ سرد
سب سے کہنے لگا یوں ایک پیر مرد + ٥

شکل انساں میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا   حق سے ناحق میں جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

تصویر کہنا پیر مرد کا اہلِ محفل سے
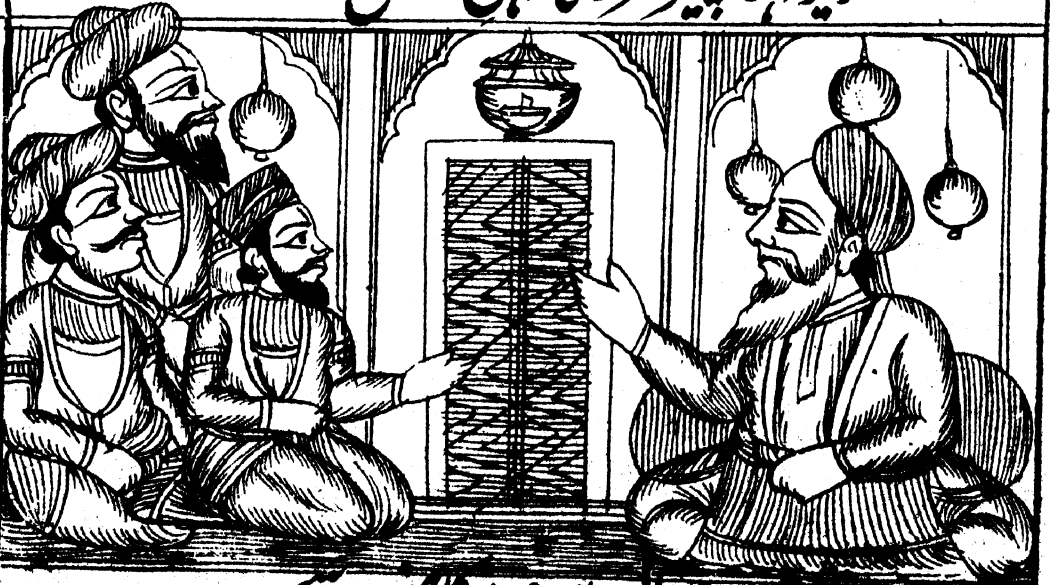
سوال پیر مرد کا منیر سے

خدا کو کہاں دیکھوں ؟ جواب منیر کا ۔ زاہد چلا کعبہ کو دیکھنے خدا ۔ اور برہمن نے

ادھر کا رستہ لیا - خیال اُن دونوں کو تو یہ ہوا - اور اختیار اس دیوانے نے یہ مذہب کیا - یار کو مَیں نے جابجا دیکھا + کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا - یہ جواب سنکر فقیر بہت خوش ہوا - دعا دی اور رخصت ہوا +

تصویر رخصت ہونا پیر مرد کا دعا دیکر
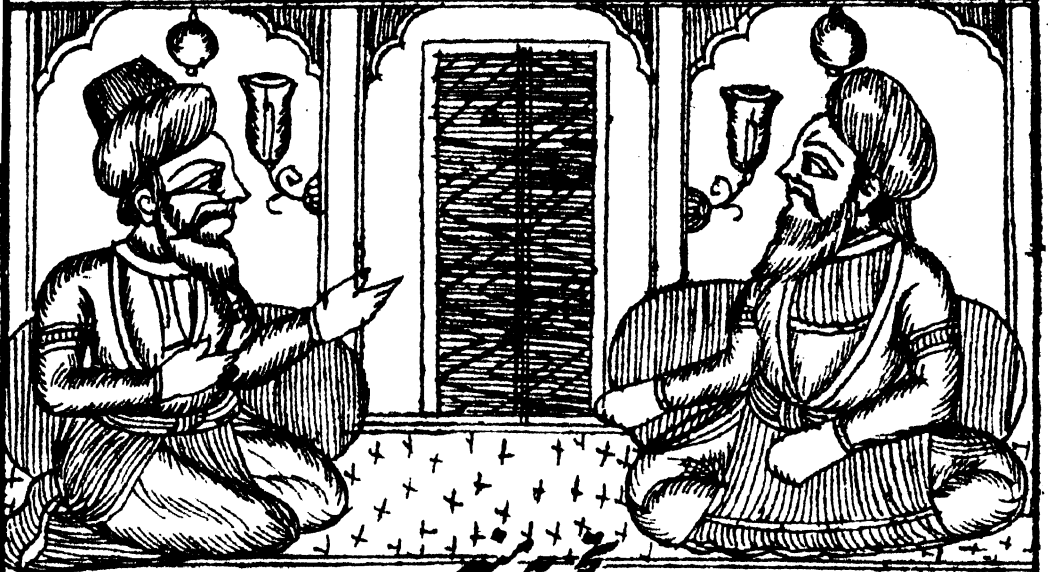
تجربہ منیر

ایک صاحب حافظ حسن سوداگر ساکن بریلی تشریف لائے - اور بیان کیا کہ بندہ کو اخبار دیکھکر نہایت منیر صاحب کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا - کہ مَیں ایک سوال آپسے کروں اسواسطے بندہ خدمتِ حضور میں حاضر ہوکر عرض رسا ہے کہ بندہ کرکے میری مراد پوری ہو جائے تو نہایت مشکور ہونگا +

تصویر عامل اور حافظ حسن صاحب سوداگر بریلی

کہا - کل دس بجے وقتِ شب یہاں پر تشریف فرما ہوں صاحب میں بھی حاضر
ہونگا یہاں پر - ہوویگا وہی جو فرماؤ گے بندہ پرور - دوسرے روز منیر بھی
حاضر ہوا - حافظ صاحب بھی تشریف لائے اور توجہ میں بیٹھا - اور جب عمل توجہ
کا پورا ہوا تو حافظ صاحب نے ایک کاغذ پر یہ سوال لکھا +

تصویر سوال کرنا حافظ صاحب کا اور جواب دینا عالم بیہوشی میں منیر قمر کا
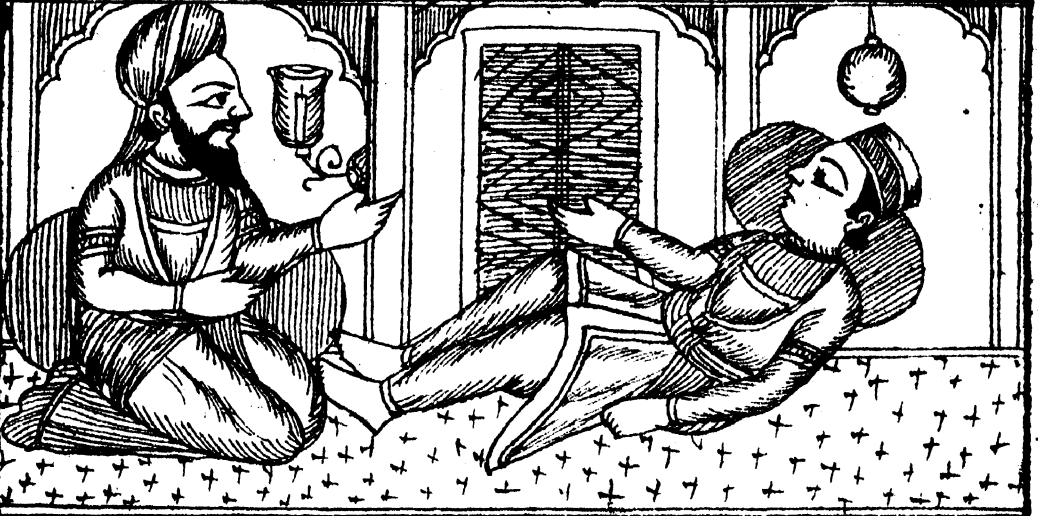
سوال حافظ صاحب

وصالِ خدا چگونہ میسر شود اے روشن ضمیر - اور کہا اسکا جواب زبان مبارک سے فرمائیے

جواب منیر قمر کا

بعد تھوڑی دیر کے یہ شعر حافظ کا منیر قمر نے عالم بیہوشی میں پڑھا ؎
حافظا گر وصل خواہی صلح کن از خاص و عام + با مسلماں اللہ اللہ با ہنوداں رام رام
حافظ صاحب نے یہ شعر حسب سوال پایا تو یہ فرمایا - خدا دراز کرے عمر معمول و عامل
کی کہ ہم سے غریبوں کو بات بتائی دل کی +

سوال منیر کا عامل سے

ایک دن منیر آکر یوں کہنے لگا وقت عمل میری صورت بدل جاتی ہے کیا اے
صاحبِ عمل - اسکا جواب مجھے دیجئے کامل +

تصویر سوال کرنا منیر کا عامل سے اور عامل کا جواب دینا
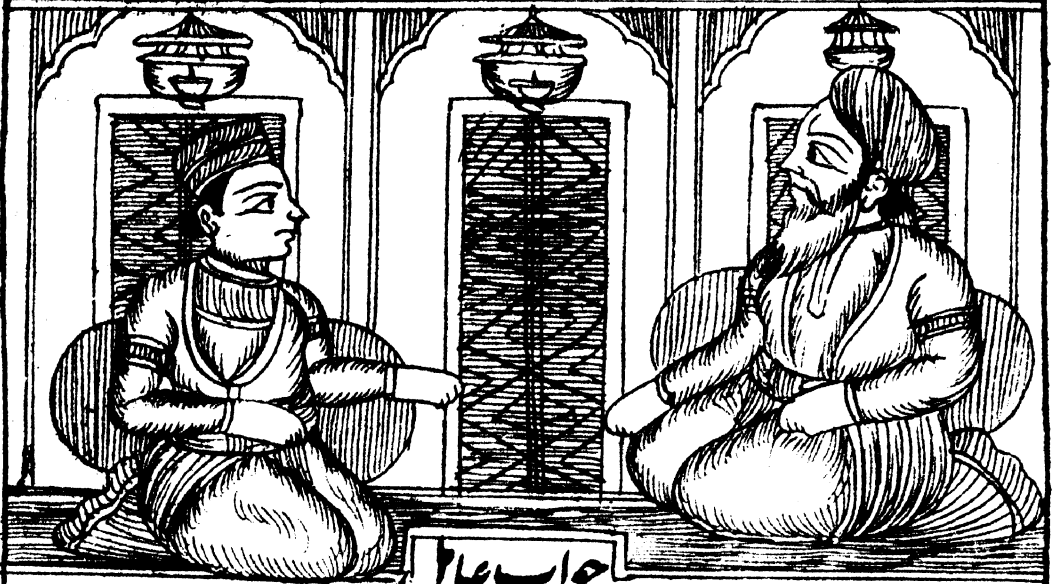
جواب عامل

کیفیت کیا کہوں میں وقت عمل - روبرو بیٹھتا ہے تو دوزانو سنبھل وہ نور حق ہوتا
ہے تیرے چہرہ پر جلوہ گر - کیا طاقت تھی جو بیان کرے اُسکو بشر - موسیٰ کو غش آیا تھا
جو سر طور پر - وہی تو نور ہے اس رخ پُر نور پر - کس کو طاقت ہے تیری صفت و ثنا کی
ایک ادنی بات ہے تیرے ناخن پاکی - ایک دن ترشوائے تونے جو ناخن پا چرخ ایک ٹکڑا
ہے انہیں سے اُٹھا - بہر زیارت ہمیں وہی دکھلاتا ہے ماہِ نو - تو بس وہی بن بن کے
نظر آتا ہے - مقناطیس کشش بھری ہے ظالم - دیکھ لی تھی کھینچ لیتا ہے تو دل آدم -
چاند نے دیکھی بے نقاب تیری صورت - اسی روز سے پیدا ہوا دلپہ داغ حسرت
رخ گلگوں جو گیا کہیں نقاب سے کھل - دیکھا بلبل نے دیئے پھینک وار کے گل
قیس کبھی مجنوں ہوتا عاشق لیلا - دیکھ لیتا جو تیری صورت اونٹے چھیلا - ایک
عشق زلیخا سے یوسف نے شہرت پائی - او جان جہاں تجھ کو تو چاہتی ہے ساری خدائی -
اِس زمانہ میں ہوتی زلیخا اگر - تیرے سامنے ہرگز نہ کرتی یوسف کی قدر - گر دیکھ لیتا
شکل تیری فرہاد - جان شیریں اپنی یوں نہ کرتا برباد - تصویر تیری دیکھ لیتا تو ہو جاتا
عاشق - نام لیتا نہ کبھی عذرا کا وامق - دیکھ لیوے جو بلبل تیرا غنچہ دہن - رخ نکرے
ہرگز وہ کبھی سوے گلشن - ہو جاتا رخ کو تیرے دیکھ کے دیوانہ - شمع پر ہرگز نہ جلتا پروانہ

تیرے کیا چہرہ پہ نور اللہ ہے اللہ - حوریں کہتی ہیں تجکو دیکھ کے صلے اللہ
سُنی اُس نے جب یہ میری گفتگو - کہا عمل کیجیے اب مجھپر شروع +

تصویر راضی ہوکر بیٹھنا منیر قمر کا عمل کے لئے - دیگر معمول محبوب

پتھر ہاتھ میں منیر قمر - محبوب پر بیٹھا جما کے نظر - پہلے تو محو ہوکر گرا منیر قمر
پھر گرا زمین پر محبوب اختر - نور حق چہرے پہ ایسا آشکار ہوا - ایک بنا چاند دوسرا
تارا ہوا - چاند تاروں کو کچھ نہیں ہے اثر - بے مثل بنگئے دونو قصہ مختصر

سوال

محبوب سے ایک نے کیا یہ بیاں - حال اسکا تو کہو بھلا لے میاں - وحشت ہے
دل پہ یہ ماجرا کیا ہے - یہ مرض کیا ہے اور اسکی دوا کیا ہے ؟

جواب

محبوب نے دیا سوچکر یہ جواب - سنیے گوش دل سے لے عالی جناب - زلف
پیچاں میں تو کسی کے پھنسا ہے - شربت وصل اس کی بس ایک دوا ہے
یہ سنکر سائل نے جواب دیا - بخدا راست تیری یہ گفتگو ہے - یہی دل کی حسرت
یہی آرزو ہے +

تصویر محبوب معمول کی
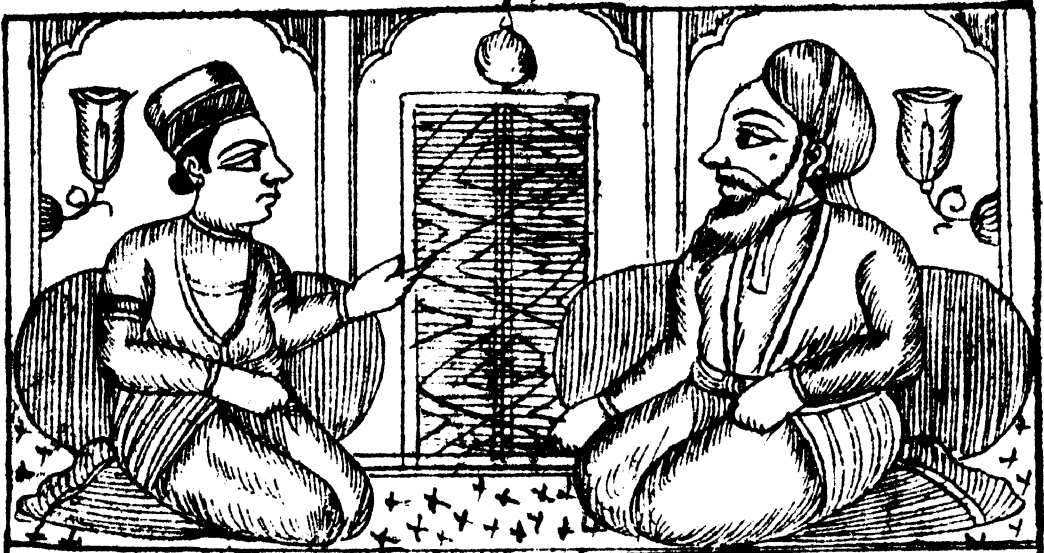
آنا ڈاکٹر صاحب کا اور جمع ہونا فرامشنوں کا واسطے حال سننے فرامشن کے اور بے ہوش کرنا منیر قمر کو بقاعدۂ مسمریزم کے اور سوال منیر سے
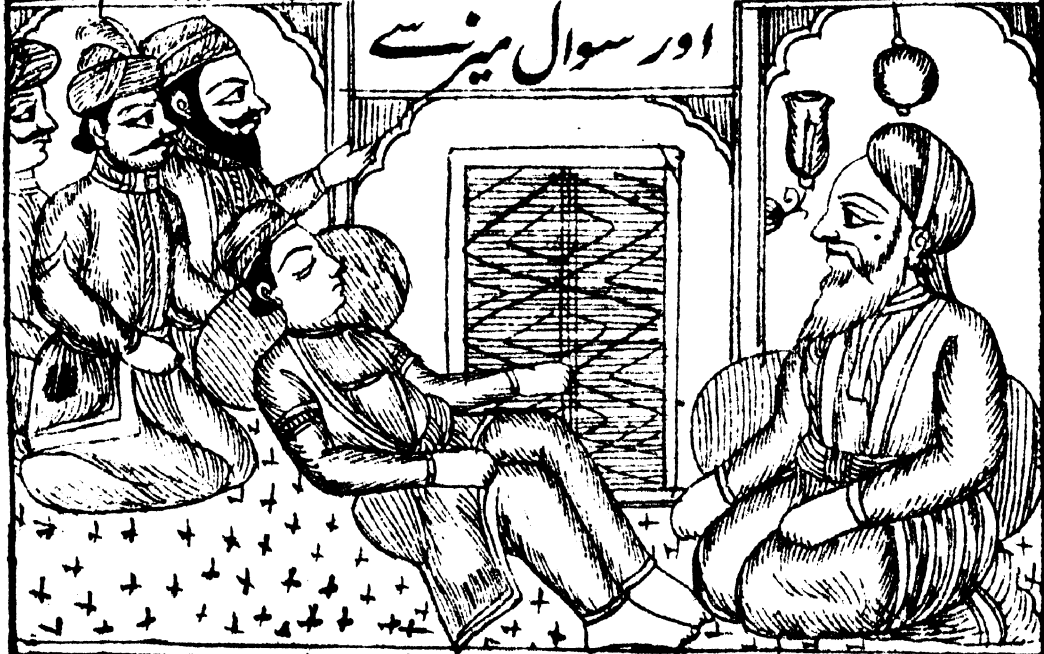
ڈاکٹر نے کیا یہ سوال ۔ حال فرامشن کھولے خوش خصال ۔ تقریر عامل حال فرامشن سن لیجے ۔ ذرا طبع رسا پر زور دیجے ۔ منیر پر اعتراض کیجے ۔ جو غنچہ جوانی کو آزمایا جس کلی دل کو وا کیجے +

جواب دیگر عامل

میری طرف سے اخباروں میں یہ چھاپ دو ۔ حال کہتا ہے فرامشن کمی منیر کو جوانی

تصویر جمع ہونا فراشنوں کا اور جواب دینا منیر قمر کا

حال کمرۂ اول

پاپوشیں خشک کے ٹکڑے طرح بطرح کے پڑے ہوئے ہیں۔ اور بہت چرم خشک کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اور آدمی وہاں سیاہ شکل اور سیاہ پوش ہیں۔ اور ایک آواز آتی ہے کہ تم نام خدا کو بھولو اور عقیدہ اس سے اُٹھاؤ۔ اور کسی سے مدد نہ چاہو۔ اور رحم نکرو۔ اور شفقت نکرو۔ ترس نہ کھاؤ۔ اور کسی چیز کو حرام نہ جانو۔ اور عہد کرو یہاں کا حال باہر نہ کہونگا۔ یہ اقرار کرتے ہیں ✦

تصویر کمرۂ اول

اعتراض کرنا ٹون صاحب آگرہ والے کا - فراموشن میں جانا منیر قمر کا اور حال لکھنا

سوال ہماری عقل میں نہیں آتا وہاں جانا غیر ممکن ہے - جواب ہزار ہا سوال شایقینوں نے کئے اور اخبار والوں نے پیشینگوئیوں کو دیکھا اور کوئی جواب جھوٹ منیر کی زبان سے نہ نکلا - سب نے تسلیم کیا - ہم اسکے ایک بیان کو جھوٹ کیونکر سمجھ سکیں +

سوال - منیر تمہارا معمول ہے اسوجہ سے اسکی تعریف کرتے ہو - ہم کیونکر یقین کریں - کوئی وجہ ثبوت ایسی دو کہ عقل قبول کرلے + جواب آپ کا کہنا بجا و درست ہے - منیر راقم کا معمول ہے اور تعریف میں اس کی زیادہ گوئی اسیوجہ سے کرتا ہوں - مگر یہ فرمایئے کہ اخبار میں دہلی والوں نے منیر قمر خطاب یکہ کیوں لکھا اور اجمیر والوں نے منیر آفتاب کرکے کیوں چھاپا - اور آگرہ اور مراد آباد والوں نے اسکو تسلیم کیا +

سوال - اخبار والوں کا ہم اعتبار نہیں کرتے کیونکہ یہ لوگ اجرت پر کام کرتے ہیں جیسا کہو ویسا چھاپ دیں + جواب - ایک راجہ کندا نام اولاد شاہ کیانیوں میں سے ہے اور نشانی کیانیوں کی اسکی پیشانی پر ہے اور وہ ابتک جبسور میں موجود ہیں

تصویر راجہ کیانی

اور ایام غدر سے پہلے فرامشن ہوا تھا۔ اور جب وہ مکان ٹوٹ گیا (قاعدہ ہے کہ جب فرامشن ٹوٹ جاتا ہے تو قیدو انکے حال بتانے کی جاتی رہتی ہے)۔ تو راجہ بہادر جمن سنگہ جی صاحب الور سے حال فرامشن بیان کیا تھا کہ وہ ابتک موجود ہیں۔ اور گفتگو منیر کی اور بیان راجہ بہادر جمن سنگہ جی کا کچھ مطابقت کھاتا ہے + دوسرے ایک شخص فرامشن ہوا تھا اور ایک ناپاک صورت اسکو ہر دم دکھائی دیتی تھی جب اسکی طبیعت اُس سے منحرف ہوئی تو وہ کعبۃ اللہ شریف اِس ارادہ سے گیا کہ وہاں یہ صورتِ پلید دور ہو جائیگی۔ مگر وہاں بھی وہ اُسکے ساتھ رہی۔ لیکن جب تک وہ احرام میں رہتا تھا تو وہ صورت دور رہتی تھی۔ جب باہر نکلتا تھا۔ تو پھر دکھائی دیتی تھی۔ آخر وہ گھبرا کر بغداد شریف میں گیا وہاں ایک بزرگ تھے۔ وہ اُسکی صورت دیکھتے ہی پہچان گئے

تصویر فرامشن و بزرگ
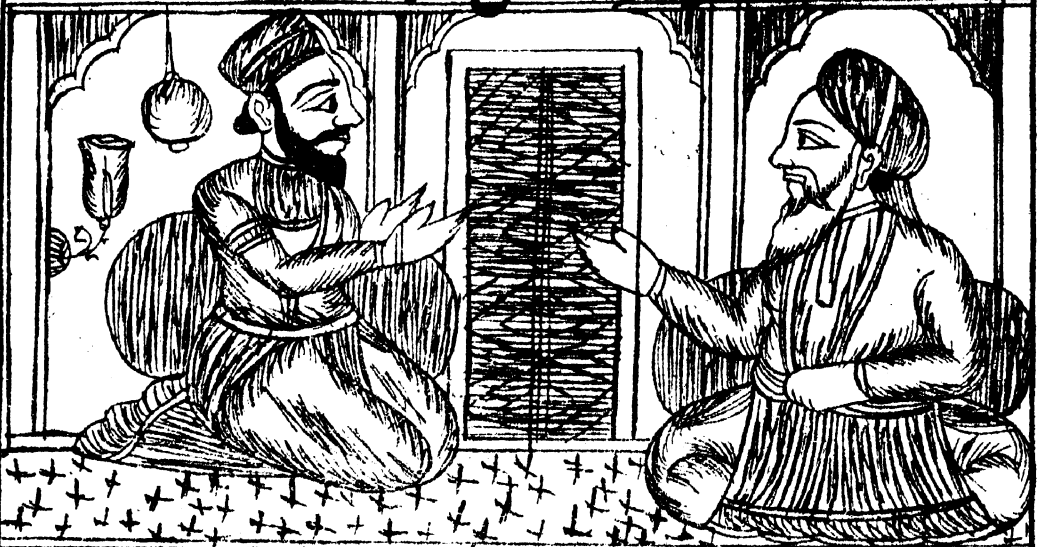
کہ یہ فرامشن ہے اُسکو بہت لعنت ملامت کی اور کہا میرے پاس سے چلا جا لیکن جب اُس نے بہت عاجزی کی اور کہا کہ میں توبہ کرتا ہوں تو اُن کو اِس کے حال پر رحم آیا۔ اور پانی دم کرکے پلایا۔ اُسیوقت وہ ناپاک صورت شیطان صفت اُسکے سامنے سے دور ہو گئے۔ پھر اُنھوں نے چالیس روز اپنے پاس رکھا۔ اور کچھ وظیفہ پڑھنے کو بتایا اور روز پانی دم کرکے پلایا تو خدا کے

فضل سے اُسکو اس بلا سے نجات ہوگئی۔ پھر اُس نے عام لوگوں کی اطلاع کے لئے وہاں کا تمام حال لکھکر چھپوا دیا۔ کہ اکثر لوگ اس شوق میں کسی سے وہاں کا حال دریافت کریں۔ فراموشن ہونا عمر بھر کے لئے اِس بلا میں پھنس جاتے ہیں۔ خیر اس بیان سے ہم یہ ثبوت دیتے ہیں کہ منیر کا بیان بھی اُسکے بیان کے مطابق نکلا۔ اسوقت ہم کو اُس کتاب کا نام معلوم نہیں لیکن انشاءاللہ اُس کتاب کا نام اور اُس شخص کا نام جس نے یہ حال لکھا ہے حصہ دوم میں تحقیق کر کے لکھینگے +

تیسرا ثبوت

اُستادان سابق نے لکھا ہے کہ معمول عامل کے دل میں سے یا جسکا سایہ اُسپر غالب ہوتا ہے اُسکے دل میں سے حال دیکھکر بیان کرتا ہے۔ چنانچہ اسوقت کئی فراموشن موجود تھے۔ شاید اُنکا سایہ معمول پر غالب تھا جو اُس نے وہانکا حال بیان کیا +

چوتھا ثبوت

علم قیافہ کو اللہ نے بڑا مرتبہ دیا ہے۔ گو اُسوقت فراموشنوں نے اُسکے بیان کا اقرار نہ کیا اور نہ انکار کیا۔ لیکن اُنکے لبشرہ اور اُنکی خاموشی سے منیر کی راست گوئی کا پورا ثبوت ہے +

اور ثبوت لیجیگا دل خوش کیجے گا

ایک کتاب کاشف الاسرار فراموشن میں لکھا ہے اس پر بھی حضراتوں نے ضرور اعتراض کیا ہوگا۔ اور جواب پایا ہوگا۔ بندے نے قلمبند نہیں کیا شائقین اُس کو ملاحظہ کرلیں +

تصویر بیان کرنا منیر کا فراموشنوں کے روبرو

اور تصویر کھینچنا مصور کا

جواب دینا راجہ جمن سنگہ صاحب کا
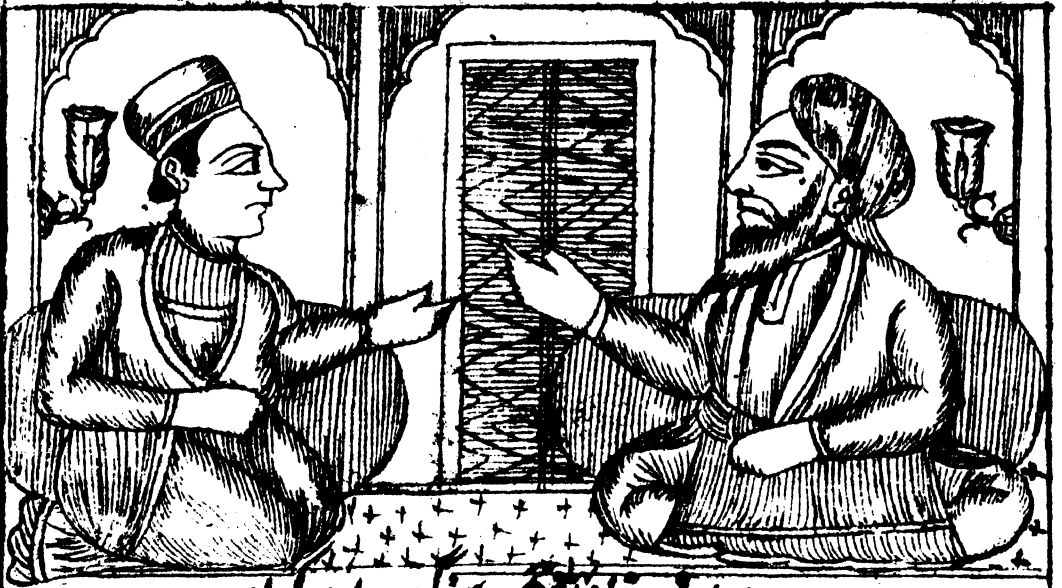
جب منیر نے فراشن کا حال بیان کیا تو اُسوقت مہاراجہ جمن سنگہ نے تمام حاضرین مجلس کے روبرو بیان کیا کہ منیر باریک بیں نازک خیال ہے۔ اعتراض کیونکر کرے یہ کس کی مجال ہے۔ اُسوقت تمام حاضرین جلسہ راجہ صاحب کی یہ بات سنکر منیر کی صدق گوئی کی تصدیق کرنے لگے +

تصویر مہاراجہ جمن سنگہ بہادر و منیر وراقم و حاضرین جلسہ اور فراشنوں کی

حال کمرۂ پنجم

آدمی کالے منہ اور بدشکل کھڑے ہیں اور ایک لٹکا ہوا ہے۔ اور اُسکے سر پر سینگ ہیں۔ اور بازو پر ہیں۔ اور آنکھیں مثل مشعل کے روشن ہیں۔ اور وہ سب آدمی کہتے ہیں کہ تو فراموشن ہوگیا ہے۔ اِس تصویر کے قدم چوم اور کمرۂ دیگر میں یہاں سے جا+

تصویر کمرۂ پنجم

حال کمرۂ ششم

ایک شیطان کی شکل کرسی پر بیٹھا ہے۔ اور ایک کرسی خالی پڑی ہے اور فرامشن ہیولے کو بٹھاتا ہے اور کچھ پڑھتا ہے۔ دو شکلیں بہت بُری صورت کی زمین میں سے پیدا ہوتی ہیں اور ہاتھ میں ننگی تلوار ہوتی ہے۔ وہ دونو کندھوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور

وہ جو کرسی پر بیٹھا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ یہ دونو تیرے اُوپر مقرر کئے گئے ہیں۔ اگر کچھ کہیگا تو یہ تجکو مار ڈالینگے۔ اور کمرۂ دوم میں ڈالا جائیگا۔ جا فرامشن ہو گیا۔ پھر سب غائب ہو گئے۔ وہ دونو جو کندھوں پر تھے وہی موجود رہے +

تصویر کمرۂ ششم
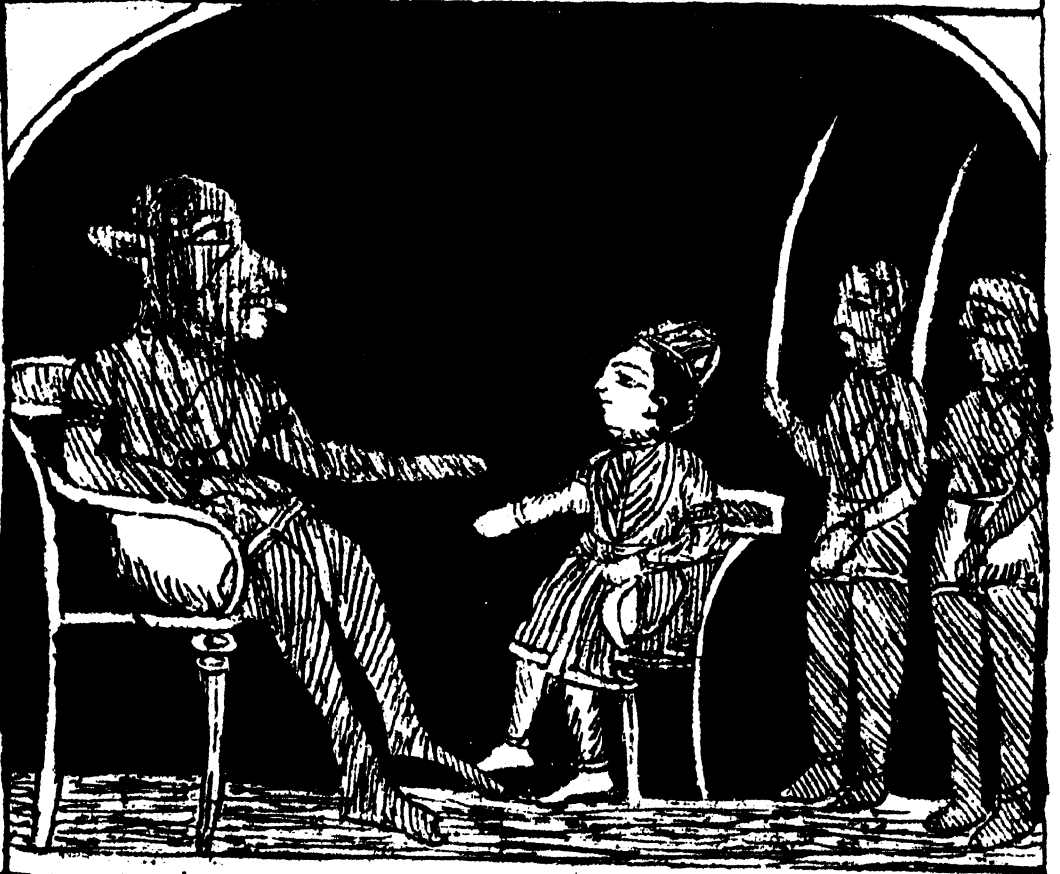
تجربۂ علی بخش

پہلے لکھ نام خدا تو اے قلم۔ پھر نئے معمول کا بیاں کر رقم + شروع نام اُسکے عہد کا نام ہے۔ اسی باعث اسکی محبت تمام ہے + نہایت حسین اور صاحب جمال ہے برس پندرہ یا کہ سولہ کا سال + گندمی رنگ اور خنداں جبین اور ہلکا بدن کا وہ نازنین + نرگسی چشم اور رخساروں پہ چمک۔ کمان ابرو اور تیر سے سیدھی پلک + باریک لب ہیں اور غنچہ دہن۔ الماس دنداں اور شیریں سخن + دلنسرہ سے

عیاں شوخی اور باتوں سے شرارت - مزاج آتشی ہے اور اُسپر جوانی کی حرارت +
بنظرِ غور جو اُسکو دیکھے مالی - کہے سر سے پا تلک ہے یہ لاثانی + بتاؤں مَیں اب تم کو
اُسکا نام - اللہ بخش وہ ہے مشہور خاص و عام + تن تندرست اور خون کا ہلکا -
اس معمول کو ہوا ایک نیا ملکا + گھر سے یہاں آیا وہ بشوق عمل - یہاں آکر کہا
کہ میری گئی طاقت نکل + غرض ایک وز اُسکو یوں عمل پر بٹھایا - ملا عطر خوب اور
ہار پھولوں کا پہنایا + رکھا روبرو ایک گلاس پانی کا بھر کر - اور آپ بھی بیٹھا روبرو
اُسکے برابر + چار منٹ میں اُسکا یہ حال ہوا - گویا پیشانی پر روشن ایک لعل ہوا +
پھیلکے بنگئی ایک ساری صورت - سب کو نظر آنے لگی شانِ قدرت + مدہوش ہو کے
گرا یوں وہ زمین پر - کھینچ کے ڈالا مجکو بھی اپنے برابر + اُٹھا چار منٹ میں اور کہا
اے حضرت - مَیں ہوا مدہوش تو آپکو ہوئی غفلت + پھر لگا کہنے وہ از راہ شرارت -
گر آپکا وہ معجزہ تھا تو تھی یہ میری کرامت + رخصت دو مجکو مَیں جاؤں اپنے گھر -
حکم ہو جسوقت اُسی وقت مَیں ہوں حاضر +

یہ تصویر اُس وقت کی ہے جس وقت دونو مدہوش ہوئے تھے

جواب عامل

وقت شب تم یہاں پہ آنا ضرور - نہو فرق ہرگز اے باشعور + وہ رخصت ہوکے
پہنچا ہوگا اپنے مکان - کہ اتنے میں آئے پاس میرے ایک مہربان + پہلے تذکرہ کرنے
یہ ذکر آیا - آج نیا حال ایک معمول سے ہم نے پایا + رخ کئے ہوئے اسکے مکان کا
بیٹھا تھا اپنے مکاں پر خیال آیا بیٹھا تصور جماکر + وقت شب آیا اور کہا کہ اے
حضرت - یکایک عمل سے زیادہ ہوئی میری حالت + جو پوچھا وقت تو وہی وقت
بتایا - کہ جس ساعت تصور بیٹھکر ہم نے جمایا + تعجب آیا اور کہا پھر کرونگا عمل -
اسکی خبر راست دیجیو تو مجکو کل + فرق اسمیں نہو ایک پل کا ذرا - گھڑی لیجا میرے
پاس سے لے دلربا + گھڑی کو گھنٹہ سے ملاکر - کہا لیجا خوشی سے تو اپنے گھر +

یہ تصویر اس وقت کی ہے جب معمول اپنے مکان پر بیہوش ہوا

گیا گھڑی لیکر وہ اپنے مکان - میں بارہ بجے شب بیٹھا پے امتحان + ایک بجے
تک عمل کیا یوں تصور کو جماکر - رخ کئے بیٹھا رہا اسکے مکاں کا اپنے مکاں پر +
وہ فجر کے وقت آیا اور کیا یہ بیان - عرض میری سنئے اے شاہ جہان + شب کو بارہ بجے پر
گئے تھے چار پل - یکایک گئی خواب سے میری آنکھ کھل + نمایاں ہوئے مجھ پر سارے

آثارِ عمل - ہیں بیٹھا پلنگ پر دو زانو سنبھل +

یہ تصویر اُس وقت کی ہے جب عامل اپنے مکان پر بیٹھا بیہوش ہے

دست و پا سرد ہوئے اور جاتا رہا ہوش - ایک گھنٹہ حال دنیا سے ہا ہیں فراموش +

جواب عامل

اُسی وقت میں نے کیا تھا تجھپر عمل - فرق آئیں نہیں ہے ذرا ایک پل + خدا دے دور بینی
اور اس چشم تصور کو - کیا محو اتنی دور سے اپنے احقر کو + ملکا تھا ایک بات کا یہ سلوک
کر دیکھتا تھا کسی کو وہ کرکے غور + فوراً بتاتا تھا وہ باشعور - کیسا عامل با معمول ہے ضرور
یوں بتاتا تھا وہ دیکھکے فوراً - جیسے جانتا ہے فرامشن کو فرامشن +

تجربہ منیر پیشین گو کے جواب میں

خبر جو سفیرِ ہند اخبار میں کسی پیشین گو نے لکھی تھی کہ روس تیرہ ماہ میں ہند میں
آجائیگا چند صاحبوں کے کہنے سے منیر کو بیہوش کرکے جو دریافت کیا تو یہ کہا سفیرِ ہند
نکلا جو زیرِ نظر - تو اُسمیں لکھی تھی پیشین گو کی خبر - آپ بھی دیکھئے کیا کہتا ہے

منیر قمر + یہ کٹے پیشین گویوں میں نامور - مہردرخشاں جو نکلا آسمان پر
آکے منیر بھی مقابل ہوا جلوہ گر +

تصویر منیر کی مقابل آکر بیٹھنا

بیٹھکر عمل میں جو ہوا بے خبر - تو پھر گویا ہوا یوں منیر نامور + یہ تو علم توجہ
میں نہیں ہے بہرہ ور - منجم ہے نجوم سے دنیا ہے بے خبر + ناحق رکھا صاحب
اُسکو قیدکر - ستارہ کی نحوست سے یہ کہتا ہے خبر - حساب میں جو پورا حساب آیا اُتر -
کو راست گو سب میں کہا یا بشر + دعوے کرتا ہے غلط اسمیں سراسر - خدا کے
گھر کی تو خدا کو ہے خبر + یہ جو کہتا ہے تیرہ ماہ کی قیدکر - روس آوے ہند میں
باکروفر + مہینوں کا ابھی کیا ہے اسمیں ذکر + برسوں میں آتا ہے پیمانہ آتا ہے
دشوار تو + امیرِ مجکو نہیں آتا نظر - بڑھاوے سرحد ہند میں کچھ مگر - کرے شاہ جو
دار فنا سے سفر - جب قابض ہو ہند پر شاہ دگر - کچھ حصر نہیں ہے سال و سال پس
ظہور اسکا ہے ذرا دشوار تر - میری راست گوئی سے حاصل ہوا یہ ثمر - پیشینگوئیوں
میں کہا یا منیر قمر - اگر پوچھے کوئی صاحب جلیل القدر - ایک شرط ہے کہوں ماہ اور
دن سوچکر - بتاؤں ایسا نہو فرق جبین فرا - عنایت سے استاد کی بفضل خدا - یادگار رہے

سخن میرا درجہاں قائم رہے جب تک زمین و آسماں +

تصویر حافظ عبدالحمید اور راقم کی

ایک دن حافظ عبدالحمید شاگرد رشید آنکریوں فرمانے لگے کہ ایک دو سوال اس عاصی کے ہیں۔ ان کو حل کر دیجئے۔ سوال یہ ہیں +

سوال پہلا

توجہ تنہا کو دینی چاہئے یا چند مریضوں کو ایک جگہ شامل کرکے دینی چاہئے +

سوال دوسرا

اس علم کو پوشیدگی سے کرنا چاہئے یا عام لوگوں میں مشتہر کرکے ؟

جواب

بھائی تم جب سوال کرتے ہو ایسے ہی کرتے ہو۔ عقل سے بالکل تمکو بہرہ نہیں ہم کہتے ہیں کہ تم جو یہ بیان کرتے ہو کہ توجہ تنہا کو دیں یا چند مریضوں کو۔ تم یہ خیال کرتے ہو کہ اگر تم نے ایک ہی مریض کو توجہ دی ایک گھنٹہ تک۔ علی ہذا القیاس سب کو اسی طرح ایک ایک گھنٹہ دی تو دن بھی تمام ہوگیا اور مریض بھی باقی رہگئے تمہارا کام ہرج ہوا۔ مریضوں نے بددعا دی اور ایک ہی کو دیکر چپکے ہو رہے تو اور نا امید گئے۔ میری رائے میں تو یہ بات آتی ہے کہ جسقدر مریض ہوں ایک سب کو بٹھا کر توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ مریضوں کو دقت نہو اور تمہارے کام کا بھی

ہرج نہو۔ خیال کرو جب کہ سورج نکلتا ہے تمام چیزوں کو روشنی یکساں دیتا ہے علیٰ ہذا القیاس ایسا ہی حال اُس علم سلب امراض کا ہے۔ اگر ایک کو دوگے تو وہی روشنی اُسپر ہوگی اور اگر سب کو دوگے تو وہی روشنی اُن سب کو شامل ہوگی۔ بہت مریضوں کو توجہ دوگے تو تم کو ثواب زیادہ ہوگا اور تمہارا کچھ ہرج بھی نہوگا +

سوال حافظ عبدالحمید کا

اچھا جناب آپ جو یہ فرماتے ہیں کہ وہی روشنی سب مریضوں کو شامل ہوجائیگی تو اس بیان سے معلوم ہوا کہ اگر تنہا کو دیں تو بہت بہتر ہے کیونکہ وہ تمام روشنی یا نور جب ایک ہی کے حصہ میں آجائیگا تو اُسکو بہت جلدی آرام ہوگا +
فرض کیجیے کہ بخار کی دوا ہے اور وہ ایک مریض کو کافی ہوسکتی ہے۔ اگر ہم وہ دوا کئی مریضوں میں تقسیم کرینگے تو ظاہر ہے کہ اُنکو تھوڑا تھوڑا آرام ہوگا +

جواب۔ میاں تم جان بوجھ کے کیسی جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ ذرا سمجھو تو سہی تم نے جو دوا سے مثال دی ہے۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ یہ نور حق ہے کہاں دوا کہاں یہ نور ؎ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ جو اپنا جلدی اثر یہ کریگا وہ دوا کیا کریگی۔ اور دوسرے یہ کہ ہم پہلے ہی آفتاب کی روشنی کی مثال دے چکے ہیں۔ اُسکی روشنی کم و بیش نہیں ہوسکتی +

دوسرے سوال کا جواب

تم جو کہتے ہو کہ اسے پوشیدہ کرنا لازم ہے یا مشتہر کرے ؟

جواب۔ بھائی اگر اس علم کو چھپا کریں تو ایسا علم متبرک دنیا سے معدوم ہوجائے۔ کیونکہ پہلے استاد اسکو چھپاتے ہی چلے آئے۔ اور اس علم کو سینہ بسینہ رکھا۔ اسی وجہ سے بہ نسبت پہلے کے یہ بہت کم ہوگیا۔ اگر اسی

طرح کریں تو رفتہ رفتہ اِس کا چرچا بالکل کم ہو جائیگا - اور دوسرے یہ کہ اگر اسکو پوشیدہ گی ہیں کریں تو مریضوں کو کیونکر خبر ہوگی - اور جب مریضوں کو شفا نہوائی تو تم مستحق ثواب کے کیونکر ہو گے - دونو محروم رہے +

سوال

آپ تو میرے استاد ہیں آپ کا جو مزاج چاہے وہ مجھے کہہ لیجئے کچھ عیب کی بات نہیں لیکن جب تک میری تشفی پوری نہو جائیگی تو میں کبھی نہ مانونگا کیونکہ مثل مشہور ہے کہ بے اِمتحاں بغیر تو بہ آپکا غلام + قائل نہیں ہے قبلہ کسی شیخ وشاب کا + ایک کتاب مسمی بہ طب روحانی جو میری نظر سے گزری کہ اسکے مصنف بہت بزرگ اور متقی ہیں - اُنہوں نے تو آپ کے فرمانے کے برعکس لکھا ہے - وہ کہتے ہیں کہ اس علم کو پوشیدہ کرنا چاہیے اور مریض تنہا کو توجہ دینی چاہیئے اور آپ یوں فرماتے ہیں + اور وہ بزرگ ہیں اُنکی جناب میں بھی مَیں دروغگوئی کی بےادبی نہیں کر سکتا - میری تو جب تک تسلی نہو گی میں عرض کیئے ہی جاؤنگا +

جواب

بھائی تم تو مجھ سے ایسی ہی دلیلیں کرتے ہو - مَیں تو ایسا ناچیز ہوں کہ اُن بزرگ کی جن کا تم نے حوالہ دیا ہے اُنکی شاگردوں کے برابر بھی نہیں - اور میں تم سے پہلے کئی بار کہہ چکا ہوں کہ خطائے بزرگاں گرفتن خطا ست + تم اپنی جولانی طبع سے نہیں مانتے اعتراض کیئے ہی جاتے ہو +

وہ تو ایسے بزرگ اور متقی لوگ ہیں کہ چند طریقوں کے حوالے مَیں نے اُن کی کتاب سے لیے ہیں - اُنکے یہ لکھنے کا یہ سبب معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یہ امر اُنکے خیالِ مبارک میں نہ آیا ہو یا بوجہ ضعیفی کے سہواً لکھا ہو - کیونکہ الانسان مرکب

مِنَ الخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ اور وہ جو لکھتے ہیں کہ تنہا کو توجہ دینی چاہیئے تو اسکا یہ
سبب معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی اپنی کتاب میں لکھ چکے ہیں کہ مَیں نہ کوئی
جاگیر رکھتا ہوں نہ میری کہیں سے تنخواہ ہے نہ اور کچھ آمدنی ہے۔ مَیں طرح
طرح کے فکروں میں مبتلا ہوں" اور یہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کی دلجمعی نہیں
ہوتی تو سب کی طرف توجہ یکساں ہوتی تو درکنار ایک کی طرف بھی مشکل سے
ہوتی ہے۔ اور یہ باعث ہوگا کہ یہ کتاب اُنہوں نے حالتِ ضعیفی میں لکھی ہے
تو شاید دماغ کمزور ہوگیا ہوگا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب کئی شخصوں کو توجہ دیجائیگی
تو بہت زور پڑیگا۔ اِسوجہ سے اُنہوں نے تنہا کے لئے لکھا۔ یہ بات کوئی
اعتراض کرنے کے قابل نہیں تم ناحق اعتراض کرتے ہو۔ مَیں نے اکثر سُنا
ہے کہ جس نے اُنکی کتاب پر عمل کیا اکثر مریضوں کو فائدہ ہوا +

تجربہ عبدالرحمن زود اثری کا بیان

ایک دن ایک بیمار گٹھیا کا تمام بدن میں درد لبشدت تمام کہ طاقت چلنے کی
کم رکھتا تھا اور دوسرا یہ طرہ کہ بخار صاحب بھی اس دھوم سے تشریف لائے
کہ طاقتِ رفتار بھی نہیں رہی آنکر یہ بیان کیا کہ عرصۂ پندرہ یوم سے یہ حالت ہے
اور بندہ نہایت ناچار ہوکر خدمتِ عالی میں حاضر ہوا ہے یا کوئی دوا یا توجہ سے
اگر یہ مرض جانکاہ دور ہوجائے تو نہایت بندہ نوازی ہوگی۔ اور جناب کو
اسکا اجر عظیم خداوند کریم عطا فرمائیگا +

جواب

خداوند عالم کو یاد رکھو اگر منظور ہے اور اس بیماری کا وقت بھی آگیا ہے تو
خدا کے نزدیک یہ امر کچھ مشکل نہیں ہے فوراً آرام ہوجاویگا۔ قدرتِ حق تھی

اور بیماری کا جاتا تھا عبدالرحمن شاگرد عاصی بھی موجود تھا اور چند صاحب اور بھی تھے۔ عاصی نے شاگرد مذکور کی طرف دیکھکر کہا کہ آپ عمل میں تو بہت زود اثری کرتے ہیں آج اس مریض کا درد توسلب کریں دیکھیں آپکی زود اثری +

جواب۔ آجتک میں نے کبھی کیا نہیں یہ بندہ کیا جانے۔ تب میں نے کہا کہ ہم اس کا قاعدہ بتاتے ہیں تم کر دکھاؤ۔ کہا بہتر۔ سب قاعدے بتا کر مریض کو سامنے بٹھلا کر بالا خانہ پر چلا آیا۔ پہلے ہی کر کے بیٹھا بسم اللہ ایک گھنٹے میں درد کیا فنا فی اللہ۔ مریض نے ہزاروں دعائیں دیں اور دیکھنے والوں نے یہ بیان کیا یہ جادو ہے سیتم ہے اول میں اسکا یہ حال ہے اگر کثرت ہو جائیگی تو کیا غضب کریگا۔ خوشی با خوشی مریض اپنے پیروں سے روانہ ہوا +

تصویر عامل و معمول

مختصر فہرست کتبخانہ رائے بھوانی پرشاد و گردہری لال واقع شہر دہلی دریبہ کلان

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
بوستان خیال جلد اول	چہر	علاج النسیان	اعہ	مقصد پٹواریان	۰ر	سحر الہنود	لے ر
فسانہ شیریں	۹	مقامات امام ربانی	۸ر	کلید حکمت رسالہ نبض	۲ر	سحر بابل اردو	۲ر
فسانہ گلشن نظم	۷ر	دو بین عالم	۱۲ر	گیان چہپیسی ناگری	ار	پاٹھوپکار سٹیک ہندی	۲ر
قصہ ممتاز	عہ	اعجاز احمدی المعروف	۲ر	لاونی اردو وطرہ کامل	۱۲ر	شام سگائی	۰ر
گلدستہ حکایت	۷ر	بہ نقش آسمانی۔	٭	مصنفہ چونا مل صاحب		قصہ مہتاب بیگم	۹
قصہ ٹھک حصہ اول	۱۰ر	انصاف عربی مترجم	۸ر	محبوب نامہ فارسی	۰ر	کلید الحساب حصہ دوم	۱۰ر
قصہ تاج کا منیاسے	۷ر	ایکٹ ۹ سنہ جانشینی	عہ	مفتاح الجنان اردو کامل	۱۱ر	کلیات قلق	سہر
قصہ طوطا مینا اردو	۹	برکھا رت اردو	ار	مجربات ہندی ٹوک	۲ر	گلزار ترنم	سہر
قصہ طوطا مینا ناگری حصہ اول	۱۰ر	پھولوں کی سیر معہ تصاویر	۵ر	اسرار الہنود	ار	مخزن المضامین	۲ر
قصہ طوطا مینا حصہ دوم	۱۰ر	جمع دکاکین	مر	رسالہ مشکل کشا	۴ر	**اشتہار سیر نابالغ**	
ایضاً حصہ سوم و چہارم	ارولہ	ترجمہ پیارے چرن سرکار	عہ	انیس الارواح فارسی	ار	اس نوول کا کچھ حصہ اودہ اخبار	
حصہ پنجم	لے ر	ہر چہ حصص		انشائے خلیفہ	ار	میں بھی طبع ہو چکا ہے مگر نہایت	
حصہ ششم وصال یار	۳ر	جواہر بدیع فارسی	۱۰ر	ترجمہ انواع الجواہر	۲ر	عجیب و غریب قصہ ہے قیمت ۱۲ر	
حصہ ہفتم نہال یار	ار	رسالہ گلٹ اردو حصہ اول	لے ر	بہار بوستان یعنے شرح	۴ر	**اشتہار الف لیلہ اردو**	
مسدس حیرت کامل	عہ	ایضاً حصہ دوم	ار	ٹیک چند بہار		الف لیلہ اردو حیرت یہ نئی	
بھگت لیلا	لے ر	**رسالہ کبوتر بازی**		کنتی مارک	۵ر	ڈہنگ کی الف لیلہ بطریق	
سادہو سماچار	لہر	مع تصاویر اس رسالہ		نقشہ رنگین پنجاب	۲ر	نوول ہے جسمیں محاورہ یعنے	
گلستان ناگری	عہ	میں کبوتر بازی اور انکے		چراغ معرفت اردو	لے ر	روزمرہ دہلی کوٹ کوٹ کر بھرا ہے	
بشن بھگتی اردو	۳ر	مرض کی تشخیص اور		چراغ معرفت ناگری	لے ر	اور تصاویر میں بغدادیوں کے	
تذکرۃ الفقرا	۲ر	امراض کا علاج درج ہے	۳ر	حدائق البلاغت فارسی	۸ر	خال و خط کا سچا نقشہ کھینچا	
خلاصہ دہرم شاستر	عہ	سانگ اوکہا	۲ر	دلائل الخیرات مترجم	۵ر	ہے اور دوسری اسمیں کی	
مع مہتول۔		سلاسل مخزنیہ	ر	رسالہ تیراکی معہ تصاویر	لے ر	بات یہ ہے کہ سب الف لیلاؤں سے	
مجموعہ کاغذات کارروائی	سعہ	قرابادین سلطانی و ویدک	۲ر	بحر طلسم	ار	اکتیس قصہ زیادہ ہیں جو اور	
دیوان امانت	۴ر	انوار ایمان	۳ر	بشارت محمدی	۵ر	مترجموں کو نہیں ملے۔	
آئینۂ جمال	لے ر	انشائے بہار بیخزان	۲ر	بہارہ دانش اردو	۷ر	قیمت بہت کم یعنے صرف دو روپے	

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
آرایش خلوت	۲ر	آرایش محفل	۳ر	مشق نستعلیق اول	۱ر
بیاض عشاق	۵ر	رسالہ جواہر التعبیر	۱ر	مشق نستعلیق حصہ دوم	۱ر
اعجاز عیسوی	۲ر	مجموعۂ سجہ توجہ	۱ر	معالجات مجربہ	۴ر
اعجاز محمدی	۲ر	شفای الامراض	۱۴ر	مفردات زراقی	۲ر
آفتاب داغ	۱۱ر	شمس الرمل	۹ر	مکتی مارگ	۵ر
اکسیر الصبیان	۳ر	صورت الجبال حصہ اول	۱۲ر	مولود شہید	۳ر
تعزیرات ہند	۱۲ر	فریاد ہند	۲ر	محبوب الرمل	۱۱ر
انصاف عربی	۸ر	فضائے چمنستان	۵ر	میلاد شیخ برحق	۲ر
باغ بہار	۳ر	خلو لوجی	۳ر	میدان الرمل	۶ر
بحر سخاوت	۱ر	حقہ احمد جامی فارسی	۱ر	نصیحت المسلمین	۱ر
تالیف شریفی	۱۰ر	حقہ فخر تجار	۲ر	نقشہ پنجاب وہندوستان	فی ۲ر
بستان حکمت	۱۰ر	تفسیر عزیزی	۴ر	نقشہ مکہ و مدینہ معظمہ منقشہ	عہ
بہار دانش اردو	۸ر	فریاد داغ	۲ر	میزان الصرف	۲ر
بھگوت گیتا اردو	۳ر	گلستان پر علم واضح	۶ر	نیر اعظم	۲ر
بیربل نامہ کامل اردو	۲ر	گیتا آنند گری اردو	۱۵ر	وظیفہ اکریا	۲ر
تحفۂ اکبر	۶ر	لب لباب	۲ر		
تشریح الاجسام	۸ر	لاگ بازی اول و دوم	۴ر		
جواہر حسنہ	۵ر	مبادی الحساب حصہ اول	۱ر		
چمن بے نظیر	۵ر	ایضاً حصہ دوم	۲ر		
دیوان حافظ	۱۰ر	مجموعۂ پنج رسائل	۳ر		
راماین ناگری معہ کوش جدید	عہ	مجموعۂ پاکٹ بک	۸ر		
راماین صاحب رام	۵ر	مجموعۂ التصوف	۲ر		
منطق کی پہلی کتاب	۱ر	تحقیق المرام	۱ر		
مذاق سخن	۱۰ر	عصمت الانبیا	۱ر		
رسالہ نرگاوان معہ تصویر	۶ر	رکن الاسلام	۲ر		
دیوان تصویر	۴ر	طلسم بنگالہ کامل	۶ر		

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔